REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴   شمارہ ۲

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبارِ احمدیہ

قادیان، ۶ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے ہو کر آنے والے غیر ملکی مہمانوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ جلسہ سے قبل حضور کو جو فلو کی تکلیف ہو گئی تھی اور جلسہ پر جو غیر معمولی کام کا بوجھ پڑا اس کا اثر لازمی امر ہے اس لئے احباب اپنے محبوب امام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔ آمین۔

★ — مورخہ ۴ رجنوری کو مکرم محمد حفیظ صاحب جزائر فجی سے اور مکرم سلیمان صاحب یوگنڈا مشرقی افریقہ سے ربوہ کے جلسہ سالانہ کے بعد مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کیلئے تشریف لائے۔ مورخہ ۵ رجنوری بعد نمازِ مغرب دونوں کے اعزاز میں مسجد مبارک میں زیرِ صدارت مکرم حکیم محمد دین صاحب جلسہ ہوا جس میں ہر دو مہمانوں نے اپنے اپنے ملک کے ایمان افروز حالات پر روشنی ڈالی۔

★ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال اور الحاج حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ❊

۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ   ۹ صلح ۱۳۵۴ہش   ۹ جنوری ۱۹۷۵ء

ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد ۴۸ غیر ملکی حضرات کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان میں غیر ملکی مہمانوں کے اعزاز میں ایک جلسہ کا انعقاد

امریکہ، نائیجیریا، برطانیہ، غانا، ماریشس، ہالینڈ، انڈونیشیا اور ملیشیا کے نمائندگان کی ایمان افروز تقاریر

قادیان یکم صلح (جنوری)۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد ۴۸ غیر ملکی حضرات مقاماتِ مقدسہ قادیان کی زیارت کے لئے مورخہ ۳۰ و ۳۱ ردسمبر کو تشریف لائے۔ اُن کے اعزاز میں مقامی طور پر مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی۔ جلسہ سوا دس بجے تلاوتِ قرآن کریم اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم "تعریف کے قابل ہیں یارب ترے دیوانے" شروع ہوا۔ اس جلسہ میں امریکہ، برطانیہ، نائیجیریا، غانا، ماریشس، ہالینڈ، انڈونیشیا اور ملیشیا کے نمائندگان نے اپنی اپنی زبانوں میں مختصر تعارفی تقاریر کیں۔ اور ایمان افروز واقعات سُنائے۔ یہ روحانی محفل اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہی۔

محترم صاحبزادہ صاحب صدر جلسہ نے جلسہ کا آغاز فرماتے ہوئے اپنے افتتاحی خطاب میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا تذکرہ کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ اُس کے فضل اور قدرتوں کا نتیجہ ہے کہ مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف رنگ و نسل کے افراد کو قادیان میں جمع ہو کر ایک جلسہ منعقد کرنے کی توفیق دی۔ ان سب غیر ملکی احباب کی قادیان میں تشریف آوری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی ایک بار پھر بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ جن میں آپ کو دُور دراز کے علاقوں سے لوگوں کے چلے آنے کی بشارت دی گئی تھی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ یہ خلافتِ احمدیہ کی برکت ہے کہ گزشتہ سال کے نہایت درجہ تکلیف دہ حالات میں بھی جماعتِ احمدیہ نہایت درجہ سرخرو ہو کر نکلی ہے۔ اور اس کے ایمان پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اور خدا کا یہ فضل ہی ہے کہ اسی نسبت سے اس سال یہاں قادیان کے جلسہ میں بھی حاضرین کی تعداد پہلے کے مقابلہ میں بہت زیادہ رہی۔ اور جیسا کہ معلوم ہوا ہے ربوہ میں بھی ایسے ہی فضلوں کے کرشمے دیکھے گئے۔ بالخصوص غیر ممالک سے آنے والے ہمارے احمدی بھائیوں کی نسبتاً زیادہ تعداد نے اس بات کا ایک ناقابلِ تردید عملی ثبوت بہم پہنچا دیا۔

آپ نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کا قیام ہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو ساری دنیا میں پھیلانے اور اسلام کی تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے عمل میں آیا ہے۔ اور خدا کی عجیب قدرت ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو بھی خدا نے غلام احمد کا نام عطا کیا۔ پس، پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کے لائے ہوئے دین کے تھرنے کو دُنیا کے دلوں میں بٹھانا جماعتِ احمدیہ کا محبوب مشغلہ ہے۔ آج جب ہم مختلف رنگوں، مختلف نسلوں اور مختلف ملکوں سے آنے والے اِن بھائیوں سے ملتے ہیں جو حضرت امام مہدی کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے نتیجہ میں حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے ہیں اور آپ ہی کی رُوحانی کشش انہیں آج اس مقدس سرزمین میں کھینچ لائی ہے تو ہماری رُوحانی مسرت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے یہ احسانات تقاضا کرتے ہیں کہ ہم خدمتِ دین کے لئے اپنی قربانیوں کے معیار کو اور بڑھائیں اور فدائیت کے نمونہ کو اور چمکائیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ اب مختلف ممالک کے نمائندے باری باری اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرائیں گے اور اپنے یہاں کی تبلیغی مساعی کا وقت کے مطابق مختصراً تذکرہ کریں گے۔ جس سے ہم سامعین کے لئے ازدیادِ ایمان کا سامان ہو گا۔

خیر مقدم بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف ایبی سینیا نے قادیان والوں کی نمائندگی کرتے ہوئے انگریزی زبان میں بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ میں بھی یہاں ہی کا رہنے والا ہوں۔ قادیان میں ہی پیدا ہوا اسی طرح ابتدائی تعلیم پائی اور اس کے بعد مجھے ایک لمبا عرصہ بیرونی ممالک میں اپنے ذاتی کاروبار کے ساتھ تبلیغ اسلام و احمدیت کا بھی موقعہ ملا۔ میں اپنے معزز بھائیوں کا درویشانِ قادیان کی طرف سے خیر مقدم کرتا ہوں۔ اِن سب بھائیوں کا اجمالی تعارف بیان کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب نے واضح کیا کہ ہمارے اِن نو احمدی بھائیوں میں سے کوئی حضرت بلالؓ کا نمونہ رکھتے ہیں کوئی حضرت صہیبؓ کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں اور کوئی دوسرے بہت سے صحابہؓ کا نمونہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور ان سب کے اخلاص اور محبت قابلِ رشک ہیں جو گراں قدر صرفہ کر کے ربوہ اور قادیان تشریف لائے۔ ان سب کے قادیان اور ربوہ آنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی یاتون من کلّ فجّ عمیق بڑی شان کے ساتھ ایک بار پھر پوری ہوتی ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

خیر مقدمی تقریر کے بعد سب سے پہلے مکرم ظفر احمد صاحب آف امریکہ نے انگریزی میں تقریر کی۔ مکرم ظفر احمد صاحب کو یہ شرف بھی حاصل رہا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اِس قافلہ کا امیر بنا کر بھیجا ظفر احمد اُن کا اسلامی نام ہے آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہم ۲۲ افراد امریکہ سے آئے ہیں جن میں گیارہ مرد اور گیارہ عورتیں ہیں جو ۲۲ ردسمبر کو ربوہ پہنچے تھے تا جلسہ سالانہ ربوہ میں شریک ہوں۔ موصوف نے اپنی تقریر کو باقاعدہ عربی زبان میں تشہد و تعوذ پڑھنے کے ساتھ شروع کیا۔

(باقی دیکھئے صـ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ❊

قادیان میں احمدی خواتین کا ایک روزہ کامیاب جلسہ سالانہ

منعقدہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۷۴ء

رپورٹ مرتبہ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ رپورٹر لجنہ اماء اللہ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ قادیان میں جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کے دوسرے دن مورخہ ۱۴ر دسمبر کو مستورات کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس کی صدارت میں جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز محترمہ عصمت النساء صاحبہ کی تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد صاحبزادی امۃ الکریم کوکب نے نظم "کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا" خوش الحانی سے پڑھ کر بہنوں کو محظوظ کیا۔ بعد اس کے عزیزہ امۃ اللطیف قادیان نے "احمدی مستورات اور تعلق باللہ" کے عنوان سے تقریر کی۔ عزیزہ موصوفہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ قرآن مجید سے یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی حقوق دیئے ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں مردوں کا ذکر فرمایا وہاں عورتوں کا بھی ذکر فرمایا۔ مردوں کے ساتھ عورت بھی روحانیت میں مقام حاصل کر سکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق قائم کر سکتی ہے۔ موصوفہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ اُولیٰ میں حضرت اُم المؤمنین عائشہؓ اور بعثتِ ثانیہ میں حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کی مثالوں کو پیش کیا۔ اور بہنوں کو اسباب کی طرف توجہ دلائی کہ ہمیں بھی آپ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرنا چاہیئے، اور دُعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ اور بعثتِ اُولیٰ اور بعثتِ ثانیہ کی صحابیات کی طرح نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد فرحت سلطانہ صاحبہ نے "سیرت طیّبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" پر تقریر کی۔ موصوفہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی اور آپؐ کی ذات بابرکات کے مختلف اوصاف بیان کرتے ہوئے آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ کی دیانت داری۔ رواداری۔ مہمان نوازی کے اوصاف بیان کئے اور ان کی مثالیں بھی پیش کیں۔ موصوفہ نے یہ بھی بتایا کہ رسولِ کریمؐ کی پوری زندگی کان خلقہ القرآن کی عملی زندگی تھی۔

بعد اس کے عزیزہ جمیلہ سلطانہ نے تقریر کی۔ ان کی تقریر کا عنوان "صداقتِ احمدیت" تھا۔ مقررہ نے بتایا کہ احمدیت کی صداقت اسی وقت ثابت ہو سکتی ہے جبکہ اس کے بانی کی صداقت ثابت ہو۔ ہر نبی کو تکالیف دی گئیں۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ آنحضرتؐ کی مخالفت میں لوگوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مخالفوں کی طرف سے اسی قسم کا سلوک مسیح الزمان سے بھی روا رکھا گیا۔ موجودہ حالات کی مثالیں دیتے ہوئے موصوفہ نے بتایا کہ اگرچہ جماعت آجکل اسی دور سے گزر رہی ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے حوصلے بہت بلند ہیں۔ اگر احمدیت سچی نہ ہوتی اور بانی سلسلہ احمدیہ کا تعلق خدا تعالیٰ سے نہ ہوتا تو یہ کس طرح ممکن تھا کہ احمدیت دُنیا کے ہر ملک میں پھیلتی چلی جاتی۔ بعدہٗ عزیزہ بشریٰ صادقہ جبیّہ نے نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد اعظم النساء صاحبہ حیدر آباد نے "ضرورتِ انبیاء" کے عنوان سے تقریر کی۔ مقررہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خدا تک پہنچنے کا جو راستہ ہے وہ مذہب کہلاتا ہے۔ اور راستہ بتانے والا نبی ہوتا ہے۔ موصوفہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اگر ہم رسُول کے آنے سے پہلے عذاب دے کر ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ ہماری طرف کوئی نبی نہ بھیجا گیا ورنہ ہم اس کے کہنے پر عمل کرتے اور عذاب سے بچ جاتے۔ موصوفہ نے قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار سے وضاحت کے ساتھ واضح کیا کہ ہر زمانہ میں انبیاء کی ضرورت رہی ہے۔ اور نوعِ انسانی اِس زمرہ کی قیادت اور راہنمائی سے کسی وقت بھی نہ محروم رہی ہے اور نہ رہ سکتی ہے۔

بعدہٗ محترمہ امۃ المتین صاحبہ یادگیر نے تقریر کی۔ عنوان تھا "احمدیت کا فیضان اور قبولیتِ دُعا کے اثرات"۔ مقررہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ دُعا کا تعلق ایسی ہستی سے ہے جس تک ہماری نظریں نہیں پہنچتیں۔ انسان خود محتاج ہے اور وہ کسی کا سہارا ڈھونڈتا ہے۔ اور وہ سہارا دُعا کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ پھر موصوفہ نے قبولیتِ دُعا کے چند شرائط بیان کرتے ہوئے قبولیتِ دُعا کے اثرات پر روشنی ڈالی۔ اور چند مثالوں کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ تازہ مثال پیش کی کہ لندن میں ایک خاتون جو اولاد سے محروم تھیں، اب وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے صاحبِ اولاد ہیں۔

بعدہٗ ظہیرۃ الذکاء صاحبہ مدراس نے نظم "مجبور بے نوا ہیں مشکل میں مبتلا ہیں" خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ بعد اس کے حضرت سیّدہ محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے "صبر و استقامت و دُعا" کے عنوان سے تقریر کی۔ محترمہ صدر صاحبہ نے بتایا کہ مذاہبِ عالم کی تاریخ پر اگر نظر کی جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تمام الٰہی جماعتوں کو مصائب کی بھٹی سے نکلنا پڑتا ہے۔ اور صبر کرنے والی جماعتیں اللہ تعالیٰ کا قُرب پا لیتی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تکالیف اُٹھانی پڑیں اُن کو سُن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن آپؐ نے جو صبر و استقامت کا نمونہ دکھایا وہ آج بھی ہمارے سامنے ہے۔ آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں حضرت سیّدہ صاحبہ نے بتایا کہ الٰہی جماعتوں کو ہمیشہ آزمائش میں ڈالا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صابروں کو بشارتیں دی ہیں وبشّر الصّابرین۔ اور یہ بھی کہ اِنّ اللہ یحبّ الصّابرین۔ سیّدہ موصوفہ نے یہ بھی بتایا کہ بشارتیں ان لوگوں کے لئے نہیں ہیں جو صرف دُعائیں کرتے ہیں بلکہ ان لوگوں کے لئے ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف برداشت کرتے اور صبر کرتے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کر کے بتایا کہ حضورؑ کے ارشادات سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ احمدیت کے ذریعہ اسلام کی ترقی ہوگی۔ لیکن اس ترقی کے لئے ضروری ہے کہ بہت سی قربانیاں دی جائیں۔ محترمہ سیّدہ صاحبہ نے پاکستان کے حالیہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کتنے لوگ گھر سے بے گھر کئے گئے۔ مکان اور دکانیں لوٹی اور جلائی گئیں۔ کتنے لوگ شہید کر دیئے گئے۔ انہوں نے یہ سارے نقصانات صرف اور صرف اسلام اور احمدیت کے لئے اُٹھائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ضائع نہیں کرے گا۔ اگر ہم واقعی حضرت مسیح موعودؑ کی باتوں پر ایمان و یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کے لئے فتح کا دن آئے گا۔ تو ہمیں خلیفۂ وقت نے جن عاجزانہ راہوں، دُعاؤں کو اختیار کرنے اور درود و سلام پڑھنے کی بار بار تاکید فرمائی ہے اُن پر پُوری طرح عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ تاہم دُعاؤں کے ذریعہ اسلام کی فتح کے دِن کو قریب تر لانے والیاں ہوں۔ آخر میں آپ نے بہنوں کو ان مبارک ایام میں خصوصیت سے امام وقت اور احمدیت کی ترقی کے لئے دُعاؤں کی تحریک کی۔

بعدہٗ اختر بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور نے "خدا کی خوشنودی کے لئے قربانی ضروری ہے" کے عنوان سے تقریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خدا کے ماننے والے ہمیشہ ستائے گئے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس نے تکالیف نہ اُٹھائی ہوں۔ پاکستان کے حالیہ فسادات کا حوالہ دیتے ہوئے موصوفہ نے بتایا کہ بغیر جانی و مالی قربانیوں کے ہم خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتے۔

سب سے آخر میں امۃ الحلیم صاحبہ نے "رسومات کے خلاف جہاد" کے عنوان سے تقریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مذہب کا مرکزی نقطہ توحید ہے۔ جب انسان مذہب سے غافل ہوتا ہے تو اس کے گلے میں رسومات کے ہزاروں پھندے پڑ جاتے ہیں۔ اگر قال اللہ اور قال الرسول کو مدِّ نظر رکھا جائے تو انسان رسومات سے بہت دُور رہ سکتا ہے۔ مقررہ نے بتایا کہ جہیز بھی ایک رسم ہے جو کہ احمدی ہونے کے باوجود بعض گھروں میں نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض احمدی گھرانوں میں رشتوں کی مشکل پیش آ رہی ہے۔ ہماری یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم رسومات کی لعنت سے دُور ہٹتے چلے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کے اقتباسات رسومات کے متعلق بہنوں کو بتائے اس کے بعد جلسہ کا پہلا اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

جلسہ کی دوسری نشست کا آغاز ڈھائی بجے بعد دوپہر ہوا۔ یہ اجلاس محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ حیدر آباد کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز عزیزہ امۃ الرحمٰن کی تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ بعد اس کے محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے نظم "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ شاہینہ پروین صاحبہ نے "ختمِ نبوت کا حقیقت پسندانہ جائزہ" کے عنوان سے تقریر کی۔ عزیزہ موصوفہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ آج جماعتِ احمدیہ کو اس کے مخالفین ختمِ نبوت کا منکر قرار دیتے ہیں۔ لیکن جماعتِ احمدیہ خاتم النبیّین کا وہی مفہوم سمجھتی ہے جو اسلام کے جیّد بزرگوں نے سمجھا اور بتایا اور پھر سب سے بڑھ کر ہمارے آقا سرورِ کائناتؐ نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کے امکاناتِ نبوت کو تسلیم کیا۔ عزیزہ موصوفہ نے قرآن مجید سے ثابت کیا کہ مُردے کبھی زندہ ہو کر نہیں آتے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ہر نبی کو جھٹلایا گیا۔ لیکن حق باطل پر غالب آیا ایسا ہی اس زمانہ میں بھی ہوگا۔ انشاء اللہ۔

بعدہٗ فرحت الدین صاحبہ نے "حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرتؐ سے عشق" کے عنوان

(باقی دیکھئے صلا پر)

جلسہ سالانہ ربوہ کے دوسرے روز اللہ اکبر اور خاتم الانبیاء زندہ باد کے والہانہ نعروں کے درمیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز اور روح پرور خطاب

غلبہ اسلام کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو اُمتِ واحدہ بنانے کے آسمانی منصوبے نیز اللہ تعالیٰ کی نئی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا ایمان افروز تذکرہ

ربوہ ۲۷ر فتح (بروز جمعۃ المبارک) آج جماعت احمدیہ کے مقدس و بابرکت للّٰہی بیاسٹھویں جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ آج صبح کے اجلاس میں حسبِ پروگرام تلاوتِ قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم میر محمد احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ، مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد، اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اہم دینی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں اور دوسرے اجلاس میں (جو جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد منعقد ہوا) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت سے ایک نہایت ولولہ انگیز اور روح پرور خطاب فرمایا جس میں حضور نے عالمگیر غلبہ اسلام سے متعلق جماعتِ احمدیہ کی مساعی کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو اُمتِ واحدہ بنانے کے آسمانی منصوبے اور اس کے نہایت خوشکن اور انقلاب انگیز نتائج پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اللہ تعالیٰ کی نئی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا بہت ایمان افروز پیرائے میں تذکرہ فرمایا۔ نیز غلبہ اسلام کے مختلف منصوبوں اور وسعت پذیر کاموں اور ان کے نتائج و اثرات کا جائزہ لے کر اس امر پر اللہ تعالیٰ کی بکثرت حمد کرنے کی نصیحت فرمائی اور یہ امر ذہن نشین کرایا کہ ہم لاشئی محض ہیں۔ نہ ہم کوئی چیز ہیں اور نہ ہی ہماری ادعویٰ اور ناتمام مساعی کی کوئی اہمیت ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا احسان ہے کہ وہ ہم ایسے ناچیز اور کمزور بندوں کی ادھوری اور ناتمام کوششوں اور دعاؤں کو قبول فرما کر ہمیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت اور اپنی رحمتوں اور برکتوں کے نتیجہ میں کامیابیوں اور کامرانیوں سے نواز رہا ہے۔ حضور نے احبابِ جماعت کو اللہ تعالیٰ کے یہ احسانات بے پایاں اور رحمتوں اور برکتوں کا پیہم نزول یاد دلا کر انہیں ان کی اہم اور عظیم الشان ذمہ داریوں کی طرف نہایت احسن پیرایہ میں توجہ دلائی۔

جمعہ اور عصر کی باجماعت نمازیں اور پُر معارف خطبہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پونے دو بجے بعد دوپہر بذریعہ موٹر کار قصرِ خلافت سے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اذان کے بعد حضور نے ایک پُر معارف خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے نجات کی فلاسفی اور اس کے حصول کی راہوں پر بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام کی رُو سے نجات سے مراد وہ دائمی خوشی اور خوشحالی ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو وہ روحانی لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے جس کے آگے دنیا کی لذتیں اور سرور ہیچ ہیں۔ نجات کا مدار اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کے ساتھ زندہ تعلق پر ہے۔ معرفت کے نتیجہ میں محبتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے اور محبت کے نتیجہ میں رضائے الٰہی میسر آتی ہے اور رضائے الٰہی کے ہی نتیجہ میں دائمی خوشی اور خوشحالی اور دائمی سرور نصیب ہوتا ہے۔ جسے یہ سرور میسر آجائے اس کے لئے محرومی کا احساس کالعدم ہو جاتا ہے۔ اس حالت اور کیفیت کا دوسرا نام جنت ہے۔ محمدی شریعت پر عمل پیرا ہوئے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم کئے بغیر نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور انسان جنت کا مستحق نہیں بن سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعٰلمین قرار دیا ہے۔ حضور نے نجات کے اسلامی تصور کا دوسرے مذاہب کے تصورِ نجات سے موازنہ کر کے اس کی فضیلت اور اکملیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور یہ امر ذہن نشین کرایا کہ شریعت محمدیہ کی متعین کردہ راہوں کو اختیار کئے بغیر نہ کوئی شخص نجات حاصل کر سکتا ہے اور نہ جنت کا مستحق ٹھہر سکتا ہے کیونکہ یہ صرف اسلام ہی ہے جس نے انسان کی اخلاقی اور روحانی طاقتوں کے کامل نشوونما اور ان کی سیری کے سامان کئے ہیں۔

اس پُر معارف خطبہ کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ چنانچہ ملک کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب اور ایک درجن سے زائد ملکوں سے تشریف لائے ہوئے مختلف قوموں اور نسلوں کے کثیر التعداد نمائندوں کو حضور کی اقتدار میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی نہ صرف وسیع و عریض جلسہ گاہ نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ بلکہ جلسہ گاہ سے باہر بھی دور دور تک نمازیوں کی صفیں پھیلی ہوئی تھیں۔ حضور نے جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع کر کے پڑھائی۔

دوسرے روز کے اجلاس دوم کی روداد

جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھانے کے بعد حضور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے دوسرے روز کے اجلاس دوم کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

عَلَمِ انعامی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور نے خلافت جوبلی عَلَمِ انعامی اپنے دستِ مبارک سے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کو عطا فرمایا۔ کیونکہ کارکردگی کے لحاظ سے امسال مجلس ربوہ اوّل قرار پائی تھی۔ اور دوم مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی کو قرار دیا گیا تھا۔ بعد ازاں حضور نے مکرم نسیم سیفی صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ کی درخواست پر مجلس انصار اللہ اسلامیہ پارک لاہور کو بلحاظ کارکردگی اوّل آنے پر اپنے دستِ مبارک سے عَلَم انعامی عطا فرمایا

حضور ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اپنی ولولہ انگیز اور روح پرور تقریر شروع فرمائی تقریر شروع کرنے سے قبل حضور نے احباب کو اللہ تعالیٰ کے نام کی تقدیس بلند کرنے کی غرض سے نعرۂ تکبیر بلند کرنے کی ہدایت فرمائی چنانچہ احباب نے اس جذبہ و جوش سے اللہ اکبر کے نعرے لگائے کہ جلسہ گاہ اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی اس کے بعد حضور نے فرمایا۔

"ایک اور نعرہ! حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد!" — چنانچہ ہزاروں ہزار سامعین نے اسی جذبہ و جوش سے "حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد" کے فلک بوس نعرے بلند کر کے اپنے آقا و مطاع حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے دلی عشق کا نہایت والہانہ انداز میں اظہار کیا۔

بعدہٗ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت سے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا حضور نے واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے مختلف حصوں میں حقوق العباد کی کما حقہ ادائیگی کی غرض سے جو منصوبے جاری کرتی اور جو مساعی بروئے کار لاتی ہے وہ ایک ہی سلسلہ میں بندھے ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد ایک ہی تھا۔ اور وہ یہ کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو ہمیشہ ہمیش کے لئے اُمّت واحدہ بنا دیا جائے۔ ہر دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت جاگزیں ہو اور ہر دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار سے دھڑک رہا ہو۔ یہ مقصد صدر اوّل میں بڑی شان سے پورا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر بھی دی تھی کہ آخری زمانہ میں یہ مقصد ایک دفعہ پھر بہ تمام و کمال پورا ہوگا۔ کیونکہ اس وقت روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو خواہ ان کا تعلق کسی بھی قوم سے ہو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کر کے ہمیشہ ہمیش کے لئے اُمّتِ واحدہ بنا دیا جائے گا۔

حضور نے واضح فرمایا کہ موجودہ زمانہ ہی بلاشبہ آخری زمانہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے حسب وعدہ نوعِ انسان کو اُمّتِ واحدہ میں ڈھالنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو کھڑا کیا ہے۔ اس زمانہ کی مختلف قوموں میں نوع انسان کو اُمّتِ واحدہ بنانے کا احساس بڑھتا جا رہا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف نظام اور فلسفے دنیا پر چھا جانے میں مصروف ہیں۔ اس وقت تین مادی نظام ایسے ہیں جو اپنے اپنے طریق اور نظریہ کے مطابق نوع انسان کو اُمّت واحدہ بنانے کے خواب دیکھ رہے ہیں ان میں سے ایک سرمایہ دارانہ نظام ہے۔ دوسرے اشتراکی نظام ہیں۔ اور تیسرے سوشلسٹ نظام ہے۔ ان میں سے ہر ایک تمام بنی

نوع انسان کو اپنے نظام کے ساتھ وابستہ کرکے انہیں اُمّت واحدہ بنانا چاہتا ہے لیکن یہ سب نظام اپنی بنیادی خامیوں کی وجہ سے اس میں ناکام ثابت ہو چکے ہیں کیونکہ یہ اُمّتِ واحدہ کے نصب العین کو ترک کرکے باہم مفاہمت اور COMPROMISE کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے دنیا اور اس کی قوموں کو اپنے حلقۂ اثر میں بانٹنا شروع کر دیا ہے۔

ان تینوں مادی نظاموں کی بنیادی خامیاں واضح فرمانے کے بعد حضور نے تفصیل سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ بالآخر اسلام کے دنیا پر غالب آنے سے ہی تمام بنی نوع انسان اُمّتِ واحدہ کی شکل اختیار کریں گے یہ خدائی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی اس ضمن میں حضور نے جماعتِ احمدیہ کے ان منصوبوں اور مساعی کا جائزہ لیا جو اسلام کو دنیا میں غالب کرنے اور نوعِ انسان کو اُمّتِ واحدہ بنانے کی غرض سے بروئے کار لائی جا رہی ہیں اور جن کے نتیجہ میں انقلاب نو کے آثار زیادہ سے نمایاں تر ہوتے چلے جا رہے ہیں چنانچہ حضور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والی کتب و رسائل پر روشنی ڈالنے کے علاوہ وقفِ عارضی، تعلیم القرآن، تحریک جدید، فضل عمر فاؤنڈیشن، ہنگامی حالات میں وسیع پیمانے پر مالی امداد، مجلس نصرت جہاں (آگے بڑھو سکیم) دنیا کے مختلف ممالک میں نئے سکولوں اور کالجوں کے اجراء ہسپتالوں کے قیام اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تحت ہونے والے عظیم الشان کاموں اور ان کے نہایت خوشکن اور انقلاب انگیز نتائج کا جائزہ لیا۔ اور اس طرح واضح فرمایا کہ نوعِ انسان کو اُمّت واحدہ بنانے اور اسلام کو غالب کرنے کے سلسلہ میں بیج بکھیر دیا گیا ہے۔ جو رفتہ رفتہ لہلہاتی ہوئی کھیتی کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور اس دنیا کو سبزہ زار میں تبدیل کر دکھائے گا۔ تمام دنیوی نظام ناکام ہوں گے۔ اور اسلام کا پیش کردہ نظام پوری دنیا میں غالب آکر رہے گا۔ اور اس طرح تمام بنی نوع انسان اُمّت واحدہ بن کر رہیں گے آخر میں حضور نے احباب کو اس ضمن میں ان پر عائد ہونے والی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور کا یہ ولولہ انگیز اور روح پرور خطاب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیہم نازل ہونے والے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا آئینہ دار تھا مسلسل دو گھنٹے تک جاری رہا خدا تعالیٰ کی نئی رحمتوں، برکتوں اور نیز نئی کامیابیوں اور کامرانیوں کا یہ ولولہ انگیز تذکرہ احباب نے اس حال میں سنا کہ ان پر وجد کی سی کیفیت طاری تھی جو نہی حضور نے خطاب ختم فرمایا تمام فضا اللہ اکبر اور حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد کے فلک بوس نعروں سے گونج اٹھی

عید الاضحیٰ کی مقدس تقریب اور جلسہ سالانہ کے بابرکت اجتماع کا نہایت خوشکن اتصال

نمازِ عید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی اور پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا

نمازیں پاکستان کے کونے کونے نیز ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ کے درجنوں ممالک سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب نے شرکت کی سعادت حاصل کی

ربوہ ـــ امسال دوران ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء کے آخری ہفتہ میں عید الاضحیٰ کی مقدس تقریب اور جلسہ سالانہ کے بابرکت اجتماع کا مسرت آگیں و وجد آفریں اتصال ظہور میں آیا جو ان کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی خوشیوں کو دوچند کرنے کا موجب ہوا۔ ہزاروں ہزار احباب جماعت ملک کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ کے درجن بھر سے زائد ممالک سے دیوانہ وار ربوہ میں کھنچے چلے آتے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے معمول سے کہیں بڑھ کر فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے مالامال ہوں۔

امسال عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب ۲۵ دسمبر ۱۹۷۴ء (مطابق ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۹۴ ہجری) کو ہونا تھی اور جماعت احمدیہ کا بیاسی واں جلسہ سالانہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء سے شروع ہونا تھا۔ اس لئے ملک کے دور دراز علاقوں سے ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے دور دراز ممالک سے بھی شمع احمدیت کے پروانے عید الاضحیٰ اور جلسہ سالانہ کی دہری خوشیوں اور دوہری برکتوں سے بہرہ اندوز ہونے کے شوق میں ۲۵ دسمبر سے پہلے ہی اپنے مرکز میں دیوانہ وار کھنچے چلے آئے انہوں نے اپنے گھروں میں عید کرنے پر سفر ہونے کی حالت میں مرکز سلسلہ میں عید منانے اور ساتھ ہی جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کو ترجیح دی۔ چنانچہ امسال ربوہ میں عید الاضحیٰ کا ایسا عظیم الشان اور روح پرور اجتماع دیکھنے میں آیا کہ اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ مسجد اقصیٰ کا مسقف حصہ اور صحن ہی پُر شوق نمازیوں سے بھرا ہوا تھا اور اس میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی بلکہ مسجد سے ملحق نہایت درجہ وسیع و عریض جلسہ گاہ میں بھی نمازیوں کی صفیں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ عظیم الشان اجتماع ایسا روح پرور منظر پیش کر رہا تھا کہ جسے دیکھ دیکھ کر روحوں پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو رہی تھی۔ اور اسلام و احمدیت کے ہزاروں ہزار متوالے اللہ تعالیٰ کے احسانات بے پایاں کو یاد کرکے اس حال میں تکبیرات کہہ رہے تھے کہ ان کی روحوں پر اہتزاز کی کیفیت طاری تھی

ٹھیک ساڑھے نو بجے قصر خلافت سے تشریف لاکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ عید پڑھائی۔ اور نماز پڑھانے کے بعد ایک نہایت پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور نے واضح فرمایا اسلام نے جو عبادات سکھلائی ہیں اور جن کے بجا لانے کا حکم دیا ہے۔ ان میں بنیادی طور پر دو پہلو پائے جاتے ہیں۔ کسی عبادت میں ایک پہلو نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے اور کسی عبادت میں دوسرا پہلو۔ ان میں سے ایک پہلو ہے عاجزی اور انکسار کا۔ اور دوسرے پہلو کا تعلق ہے محبت اور ایثار سے مثال کے طور پر نماز میں عاجزی اور انکساری کا پہلو نمایاں ہے جبکہ حج میں محبت اور ایثار کا۔ حج کی عبادت میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عشق میں متانہ وار زندگی گزارو۔ اس فریضہ کو اللہ تعالیٰ نے ذبحِ عظیم کا نام بھی دیا ہے۔ ذبحِ عظیم کا لفظ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ دنبے وغیرہ ذبح کرنا، طواف کرنا اور حجرِ اسود کو بوسہ دینا اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں ہے اصل چیز ان کے ذریعہ اللہ کا حکم ماننا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ ایک عظیم تربیت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ جب انہوں نے اپنے خواب کو پورا کرنے کی غرض سے حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے روک کر اور اس کے بجائے تمثیل کے طور پر دنبہ کی قربانی رائج کرکے اس پر اس حقیقت کو آشکار فرمایا کہ ایک جان کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ان قوموں کی ضرورت ہے جو دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سربلندی کی خاطر میری راہ میں جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔

حضور نے بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد اور اپنی نسلوں کی ایسی تربیت کی کہ ان میں ایک نبی کے بعد دوسرا نبی پیدا ہوتا چلا گیا۔ اور وہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل کو رسالتِ محمدیہ کو قبول کرنے کے لئے تیار کرتے چلے گئے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ ظہور میں آئی تو صحابہ کرامؓ نے محبت و فدائیت اور قربانی و ایثار کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ انہوں نے بھی کہا کہ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سربلندی کی خاطر ہماری نسلیں بھی قربان ہوتی ہیں تو ہمارے لئے عین راحت ہے۔ یہ ہے وہ ذبحِ عظیم جس کے لئے اسمٰعیلؑ کو قربانی کے لئے پیش کیا گیا تھا۔

حضور نے فرمایا آج ہم اس لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ ہم دنیوی اموال اور جاہ و حشمت سے کوئی سروکار نہ رکھیں بلکہ ہم دین کے لئے قربانیاں کرنے والے ہوں دنیا کے ہر گوشہ میں توحید کا نعرہ لگانے اور اسے قائم کرنے والے ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے والے اور ذبحِ عظیم کی حقیقت کو اپنے عمل سے آشکار کرنے والے ہوں۔

اس بصیرت افروز خطبہ کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں سب احباب شریک ہوئے نماز سے فارغ ہونے اور اپنے گھروں میں واپس جانے کے بعد سنّتِ ابراہیمی کی اتباع میں اہلِ ربوہ نے اپنی قربانیاں پیش کیں۔ اسی طرح دفتر جلسہ سالانہ کی طرف سے کئے گئے انتظام کے تحت بیرونی مقامات کے احمدیوں کی طرف سے سینکڑوں کی تعداد میں جانور ذبح کئے گئے۔ الغرض ربوہ میں عید الاضحیٰ کی تقریب اسلامی شعار کے مطابق منائی گئی۔

خط و کتابت کے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور
یاد رکھیں (مینیجر)

تقریر جلسہ سالانہ [illegible]

قسط ۲

حقیقتِ ختمِ نبوّت

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :- ؎

مدحتُ امام الانبیاء وانّہٗ
لارفع من مدحی واعلیٰ واکبر
ویحمدہ اللہ الوحید وجندہ
ویثنی علیہ الصبح اذھو یسفر
دعوا کلّ فخر النّبی محمّد
امام جلالۃ شانہ الشمس احقر

میں نے امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی تعریف تو کی ہے۔ مگر آپؐ میری تعریف سے بہت زیادہ بلند اور اعلیٰ اور بزرگ ہیں کیونکہ آپؐ تو وہ مبارک وجود ہیں جن کی تعریف میں رب العرش اور اس کے فرشتے بھی رطب اللسان ہیں۔ اور ہر روز جب صبح لوگوں کو پیغام بیداری دیتی ہے تو آپ کی تعریف کے گیت گا رہی ہوتی ہے۔

پس اے لوگو! تم ہر قسم کے فخر و مباہات کو حضرت خاتم النبیین صلعم کی ذاتِ اقدس کے لئے چھوڑ دو جس کی جلالتِ شان کے آگے سورج بھی ماند اور حقیر ہے۔

ہمارے غیر احمدی علماء آیۃ خاتم النبیین میں سے لفظ خاتم کو لے کر حضرت رسول کریم صلعم کی مذمت اور تنقیص کے لئے آمادہ ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے کہ خاتم کے معنے ختم کرنے والے کے ہیں اور اس طرح خاتم النبیین کے معنے نبیوں کو ختم کرنے والے کے ہیں۔

حالانکہ یہ معنے کسی صورت میں درست نہیں۔ علامہ راغب اصفہانی اپنی مشہور لغتِ قرآن میں ختمِ نبوت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

الختم والطبع یقال علی وجھین مصدر ختمت و طبعت وھو تاثیر الشئی کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل عن النقش۔ (المفردات)

کہ لفظ ختم و طبع حقیقی طور پر دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اوّل مصدری معنی میں یعنی مہر و ٹھپّہ کا نقش پیدا کرنا دوسرے مہر و ٹھپّہ لگانے سے جو نشان و نقش و اثر پیدا ہو۔

اس سے ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم آنحضرت صلعم کے کمالات و فیوض کے اُمّت میں جاری ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی آپ نبیوں کی مہر ہیں اور آئندہ وہی شخص سچّا نبی سمجھا جا سکتا ہے جسے آپ کی مہر اور تصدیق حاصل ہو۔

ان معنوں کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی بلند شان ثابت ہوتی ہے کہ آپؐ کی مہر نبی تراش ہے۔ اور آپؐ کی کامل پیروی اور روحانی توجہ سے ایک شخص نبوّت کے مقام تک پہنچ سکتا ہے

اس لفظ کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ آپؐ پر نبوّت کے تمام کمالات ختم ہیں یعنی آپؐ افضل ترین نبی ہیں نہ کہ آپؐ نعوذ باللہ نبوت کا انعام ہی ختم کرنے والے ہیں۔ اور ایک بہتی ہوئی نہر نعمت کو بند کرنے والے ہیں۔ چنانچہ عربی لغت کی مشہور کتاب اقرب الموارد میں لکھا ہے کہ ختم اللّٰہ لہ الخیر اتمّہ یعنی جب یہ کہا جائے کہ خدا تعالیٰ نے فلاں شخص کے لئے نیکیوں اور خوبیوں کو یعنی اپنی خیر و برکت کو ختم کر دیا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ انہیں کمال تک پہنچا دیا۔ یہ وہی معنے اور مفہوم ہے جو جماعت احمدیہ دُنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔

اب اس لفظ خاتم النبیین کو ہم ایک اور پہلو سے دیکھتے ہیں۔ عربی زبان میں خاتم کا لفظ کسی جمع کے صیغہ کی طرف مضاف ہوکر آجائے۔ تو ایسے مرکّب اضافی کے معنے ہمیشہ اعلیٰ۔ کامل اور انتہائی افضل فرد کے ہوتے ہیں۔ اور وہ فرد اپنے کمال میں بے مثال اور عدیم النظیر ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے استعمال عربی ادب میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ مثلاً حضرت رسول کریم صلعم نے حضرت عباسؓ کے بارے میں خاتم المہاجرین اور حضرت علیؓ کے متعلق خاتم الاولیاء فرمایا تھا۔ ایک مشہور شاعر ابو تمام کے متعلق خاتم الشعراء (وفیات الاعیان) امام سیوطی کے بارے میں خاتم المفسرین حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی کے متعلق خاتم المحدّثین، حضرت ابن حجر العسقلانی کے متعلق خاتم الحفّاظ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اگر ہم خاتم کے معنے ختم کرنے کے کریں تو لازم آتا ہے کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ حضرت عباس کے ساتھ ہی ہجرت، حضرت علیؓ کے ساتھ ولایت، ابو تمام کے ساتھ شاعری، حضرت امام سیوطی کے ساتھ تفسیر القرآن، حضرت شاہ ولی اللہ کے بعد محدّثیت اور ابن حجر العسقلانی کے ساتھ حفظ قرآن کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ان بزرگوں کے بعد قیامت تک دُنیا میں نہ کوئی مہاجر، کوئی ولی اللہ، کوئی شاعر کوئی مفسّر، کوئی محدّث کوئی حافظ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ بالبداہت غلط ہے

اس محاورے سے ظاہر ہے کہ اہل عرب، اور دوسرے محققین علماء کے نزدیک جب بھی کسی ممدوح کو خاتم الشعراء، خاتم الفقہاء وغیرہ کہا جاتا تو اس کے معنے بہترین شاعر، سب سے بڑا فقیہہ، بلند مرتبہ محدّث یا مفسّر کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اللہ جلّ شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپؐ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوّتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی ص۹۷ حاشیہ)

جماعت احمدیہ کے اسی موقف کی تائید صلحاء اُمّت اور سلف صالحین کے اقوال سے ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں چند شہادتیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) - سب سے پہلا قول اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ معلّمہ نصفِ دین کا پیش ہے آپؓ فرماتی ہیں :-

"قولوا انّہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ۔"

(تکملہ مجمع البحار ص۸۵)

یعنی لوگو! یہ تو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ مگر یہ نہ کہنا کہ آپؐ کے بعد نبی نہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا، خاتم النبیین کے معنے محض آخری نبی جو ہمارے مخالفین کرتے ہیں درست نہیں سمجھتیں بلکہ اس معنے کو اختیار کرنے اور فروغ دینے سے ساری اُمّت کو منع فرماتی ہیں۔

(۲) - اہل سُنّت کے زبردست عالم حضرت ملّا علی القاریؒ تحریر فرماتے ہیں

"قولہ تعالےٰ خاتم النبیین اذ المعنی لا یأتی بعدہ نبی ینسخ ملّتہ ولم یکن من امّتہ" (موضوعات کبیر ص۵۹)

خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو اور آپؐ کی اُمّت میں سے نہ ہو۔

(۳) - حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو خاتم المحدثین بھی کہا گیا تھا فرماتے ہیں۔ "ختم بہ النبیّون ای لا یوجد من یامرہ اللّٰہ سبحانہ بالتشریع علی النّاس"

(تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ ص۷۲)

کہ آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کوئی ایسا شخص نہیں آئے گا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شریعت دے کر مامور فرمائے۔ یعنی نئی شریعت لانے والا کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۴) - حضرت امام فخر الدین رازی۔ شیخ عبد القادر الکردستانی۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی۔ حضرت امام عبد الوہاب الشعرانی۔ حضرت مجدّد الفِ ثانی۔ شیخ احمد سرہندی۔ حضرت مولانا رومی۔ علامہ صدیق حسن خان صاحب بھوپالی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور بھی بیسیوں علماء ایسے ہیں جنہوں نے حضرت رسول کریم صلعم کے خاتم النبیین ہونے کی وہی تشریح اور وضاحت فرمائی جو جماعت احمدیہ کرتی ہے۔

اگر جماعت احمدیہ، خاتم النبیین کے یہی معنی کرنے کی وجہ سے منکر ختم نبوت ہے اور اس وجہ سے وہ ایک غیر مسلم جماعت قرار دی جا سکتی ہے تو مذکورہ بزرگانِ دین کے متعلق ان مکفّرین کا کیا نظریہ ہے۔ کیا یہ لوگ ان حضرات کے متعلق بھی کفر کا فتویٰ صادر کرنے پر آمادہ ہیں؟ اور بھٹو اور پاکستانی علماء یہ جرأت کر سکتے ہیں کہ ان بزرگانِ اُمّت علیہم الرحمۃ کو بھی غیر مسلم قرار دیں؟

سید الکونین و خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنانے کے لئے غیر احمدی علماء کی طرف سے بزعمِ خود جو ناقابلِ تردید دلیل پیش کی جاتی ہے وہ حدیث "لا نبی بعدی" ہے۔ یعنی نبی کریم صلعم نے

فرمایا ہے کہ میرے بعد نبی نہیں۔ اس حدیث کے ظاہری معنے کو لے کر انقطاعِ نبوت کو ثابت کرنے کے لئے غیر احمدی علماء پُر زور کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان لا نبی بعدی پر ہم احمدی صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے ایسے معنے کرنا کہ آپؐ کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہو چکی ہے اور آپؐ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہیں آسکتا درست نہیں۔

حضرت رسول کریم صلعم کے بعض ارشادات اپنے اندر نہایت لطیف اور گہرا مفہوم رکھتے ہیں۔ اگر ان ارشادات کا صرف ظاہری مفہوم لے لیا جائے تو اس سے قرآن شریف کی بعض تعلیمات اور ارشاداتِ نبویہ پر زد پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک حدیث ہے

من قال لا الٰہ الا اللّٰہ دخل الجنّة۔

یعنی جو شخص لا الٰہ الا اللّٰہ کہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس ارشادِ نبوی کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک شخص خواہ فاجر فاسق ہی کیوں نہ ہو صرف زبان سے لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ لینے سے جنتی بن جاتا ہے۔ اس حدیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللّٰہ کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو۔ وہ شخص جس کی زندگی کا نصب العین خدا تعالےٰ کو حاصل کرنا ہو اور

انّ صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ ربّ العٰلمین۔

کے مطابق زندگی گزارنے والا ہو وہ یقینی طور پر جنت کا وارث ہو گا۔

اسی طرح حدیث لا نبی بعدی کے صرف ظاہری مفہوم کو لے کر یہ کہہ دیا جائے کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا صحیح نہیں۔

مذکورہ حدیث تین الفاظ یعنی لا۔ نبی اور بعدی پر مشتمل ہے۔ آیئے ان تینوں الفاظ کا تجزیہ کرتے ہوئے اس حدیث کا صحیح مفہوم معلوم کرنے کی کوشش کریں۔

عربی زبان میں لا کا لفظ جنس اور وصف کی نفی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جیسے لا الٰہ الا اللّٰہ۔ اس میں لفظ لا جنسِ معبود کی نفی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اور بعض اوقات لا وصف یعنی صفت کی نفی کے لئے بھی بولا جاتا ہے مثلاً لا ھجرة بعد الفتح۔ لا سیف الا ذوالفقار۔ لا فتیٰ الا علی۔

ان سب مثالوں میں وصف کی نفی کی گئی ہے نہ کہ جنس کی۔ یعنی فتح مکہ کے بعد کوئی ایسی ہجرت مکہ سے مدینہ کی طرف نہ ہوگی۔ جیسی کہ آنحضرت صلعم اور آپؐ کے صحابہ نے کی تھی۔ جو عظمت ذوالفقار تلوار کو حاصل تھی وہ عظمت کسی اور تلوار کو حاصل نہیں۔ اور حضرت علیؓ کے اندر جو اوصافِ خاصّہ پائے جاتے تھے کسی دوسرے نوجوان میں نہیں اگر کوئی شخص ان مثالوں میں مذکور لفظ لا کو لا نفی جنس قرار دینے پر اصرار کرے تو ان سب فقرات کے معنے یہ ہوں گے کہ آئندہ دُنیا میں کہیں کبھی کسی قسم کی ہجرت نہیں ہوگی۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ ہمارے ہی زمانہ حال ہی میں بنگلہ دیش سے ہندوستان کی طرف جو تاریخی ہجرت ہوئی وہ اس معنی کی تردید کرتی ہے۔ اور یہ کہنا کہ ذوالفقار تلوار کے بعد دنیا میں کسی قسم کی تلوار نہیں بنائی جائے گی اور تلوار بنانے کا کارخانہ ہی ختم ہو جائے گا کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ اسی طرح حضرت علیؓ کے بعد دنیا سے ہمیشہ کے لئے جوانی اُٹھ جائے گی یہ سب معنے بالبداہت غلط ہیں۔

اسی طرح حدیث لا نبی بعدی میں جو لا استعمال کیا گیا ہے۔ وہ نفیٔ وصف کے لئے ہے۔ نفیٔ جنس کے لئے نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آئندہ کوئی اس شان اور عظمت کا نبی نہیں آئے گا جیسا کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا۔

اب ہم حدیث لا نبی بعدی میں مذکور لفظ بعد پر غور کریں گے۔ عربی ادب میں لفظ بعد مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً بعد بمعنی پیچھے۔ ساتھ۔ مدمقابل اور برخلاف وغیرہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی کئی مثالیں قرآن مجید میں موجود ہیں مثلاً خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

فبایّ حدیث بعد اللّٰہ و اٰیٰتہ یؤمنون۔

یعنی وہ خدا اور اس کی آیتوں کے مقابلہ میں یا اُن کے برخلاف کس بات پر ایمان لائیں گے۔ یہاں "بعد" کے معنے بالمقابل اور برخلاف کے ہیں۔ نہ کہ پیچھے کے۔

اگر پیچھے کے معنے کئے جائیں تو اس آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ لوگ خدا کے مرنے کے بعد یا اس کے آیات ختم ہونے کے بعد (نعوذ باللّٰہ) کس بات پر ایمان لائیں گے یہ مطلب کلیۃً غلط ہے۔

اسی حدیث لا نبی بعدی کے بھی یہی معنے ہیں کہ میرے مدمقابل اور میری نبوت کے خلاف آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یعنی محمدی شریعت کو منسوخ کر کے نبی نبوت کا دعویٰ کرنے والا کوئی نبی آئندہ نہیں آسکتا۔ اور یہی معنی درست اور صحیح ہیں۔

اس جگہ بطور تنزل کے ہم یہ بھی مان لیں کہ بعد کا لفظ یہاں پیچھے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی اس کے دو پہلو ہیں۔

(۱)۔ بعد قریب یعنی معًا بعد۔

(۲)۔ بعد بعید یعنی ایک عرصہ کے بعد قرآن کریم میں دونوں قسم کی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً خدا تعالےٰ فرماتا ہے

واتّخذ قوم موسٰی من بعدہ من حلیّھم عجلاً۔ (اعراف آیت ۴۹)

یعنی موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر جانے کے معًا بعد ان کے بعض متبعین نے بچھڑے کو معبود بنا کر رکھ دیا۔ اس آیت میں بعد کے معنے معًا بعد کے ہیں۔

بعد بعید کی مثال یہ ہے کہ

ومبشراً برسولٍ یأتی من بعدی اسمہ احمد

یہاں بعدی سے مراد بعد قریب نہیں بلکہ بعد بعید ہے۔ کیونکہ اس بشارت کے مطابق حضرت رسول کریم صلعم حضرت عیسیٰ کے قریباً چھ سو سال بعد مبعوث ہوئے۔

اب غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ لا نبی بعدی میں لفظ بعد کن معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

حضرت رسول کریم صلعم ہی کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بعد سے مراد بعد قریب ہے نہ کہ بعد بعید۔ جیسا کہ آپؐ فرماتے ہیں۔

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی۔ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء۔

یعنی بنی اسرائیل پر ہمیشہ انبیاء حکومت کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی ان میں فوت ہو جاتا تو اس کا خلیفہ اور جانشین نبی ہی ہوتا۔ لیکن میرے بعد ایسا نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ میرے معًا بعد نبی نہیں بلکہ خلفاء ہوں گے۔

دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیس بینی وبینہ نبی (ابوداؤد جلد ۲۔ بخاری جلد ۲۰) یعنی میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ان تمام تفاصیل کی روشنی میں حدیث لا نبی بعدی کے یہ معنے ہوں گے کہ

(۱)۔ جس وصف اور شان اور عظمت کا میں مالک ہوں۔ اس وصف اور شان کا میرے بعد آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲)۔ آئندہ کوئی بھی صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا۔

(۳)۔ میرے مدمقابل اور میرے خلاف کھڑے ہو کر دعویٰ کرنے والا کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۴)۔ میری وفات کے معًا بعد نبی نہیں آئے گا۔ بلکہ میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اس سلسلہ میں ایک عام فہم مثال پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک شخص اپنا ایک مکان تعمیر کرتا ہے۔ مکمل ہونے کے بعد اس مکان کے دروازے پر "NO ADMISSION" کا بورڈ لگا دیتا ہے۔ یعنی اس کے اندر آنا منع ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بورڈ ان لوگوں کے لئے نہیں جو اس مکان کے اندر مستقل طور پر رہائش پذیر ہیں اور جو اس مالک مکان کے عزیز و رشتہ دار ہیں۔ بلکہ یہ بورڈ ان لوگوں کے لئے آویزاں ہو گا۔ جو اس مکان کے باہر رہنے والے ہیں۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلعم نے ایک مکمل شریعت ہمارے سامنے پیش فرمائی۔ اس محلِ شریعت کے باہر ایک بورڈ لا نبی بعدی کا لگا دیا۔ یہ بورڈ ان لوگوں کے لئے ہے جو اس محلِ شریعت سے باہر رہنے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے نہیں جو اس محلِ شریعت کے اندر رہائش پذیر ہیں یعنی اس شریعت کے باہر جو لوگ ہیں ان کے لئے یہ ارشادِ نبوی ہے کہ لا نبی بعدی کہ اس شریعت کے باہر آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور یہ حکمِ امتناعی اس شریعت کے اندر رہنے والوں کے لئے نہیں ہے۔

لیکن اس اُلٹی کھوپڑی کا کیا علاج کیا جائے آج مسلمان اور ان کے علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ NO ADMISSON والا بورڈ اس مکان کے اندر رہنے والوں کے لئے ہے اور اس مکان کے باہر رہنے والوں کے لئے نہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ لا نبی بعدی کا یہ بورڈ اس شریعت کے اندر رہنے والوں کے لئے ہے۔ یعنی اس شریعت کے ماتحت کوئی نبی نہیں آسکتا۔ البتہ اس شریعت کے باہر سے نبی آسکتے ہیں۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ ایک اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰ آئیں گے گویا کہ اس رنگ میں وہ حضرت محمد صلعم کی توہین کرتے ہیں۔ جس کا انہیں احساس تک نہیں!

(باقی آئندہ)

اظہارِ تشکر

میرے والد صاحب سید محی الدین صاحب ایڈوکیٹ رانچی کی وفات پر سلسلہ کے بہت سے بزرگوں نے انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی تعزیتی خطوط بھیجے ہیں۔ چونکہ ہر ایک کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے اس لئے بدر کے ذریعہ میں ان تمام احباب اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر ہمدردی ظاہر کی۔ خاکسار سید سجاد احمد ابن محترم سید محی الدین صاحب مرحوم رانچی (بہار)

قادیان میں غیر ملکی مہمانوں کے اعزاز میں ایک جلسہ کا انعقاد

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور آغاز تقریر میں سب حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا روحانی تحفہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ یہ میرا پہلا موقعہ ہے کہ میں قادیان آیا ہوں۔

موصوف نے اپنی تقریر میں واضح کیا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اس کے ثبوت میں اپنے وجود کو پیش کیا کہ اس وقت میں امریکہ کے دور دراز ملک سے آکر یہاں حاضر ہوا ہوں۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جس میں حضورؑ کو بشارت دی گئی تھی کہ مسیح موعود کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پھیل جائے گی۔ آپ نے واضح کیا کہ بیس سال ہوئے مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی سعادت بخشی۔ میں پیدائشی طور پر عیسائی تھا۔ عیسائی ماحول میں بڑا ہوا۔ مگر ۱۹۵۴ء میں اللہ تعالیٰ نے احمدی مبلّغین کی تبلیغ کے نتیجہ میں مجھ پر اسلام کی صداقت روشن کردی۔ آپ نے بتایا کہ میں نے حج بھی کیا ہے۔ اور امریکہ میں خدام الاحمدیہ کی مجلس میں نمایاں خدمت بجالانے کا بھی مجھے موقعہ ملتا ہے۔ آج امریکہ کے ستّرہ بڑے بڑے شہروں میں قادیان اور ربوہ کے نام اچھی طرح متعارف ہیں۔ آپ نے خصوصیت سے امریکہ میں بود و باش رکھنے والے سکھ بھائیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب ان بھائیوں کو ہمارے متعلق یہ علم ہوتا ہے کہ ہم قادیان کی مقدس بستی سے روحانی تعلق رکھتے ہیں تو وہ محبت سے ہمارے پاس چلے آتے اور اُلفت کے ساتھ ملتے ہیں۔ اس طرح ہمارا ہندوستان کے ملک سے ایک خاص رابطہ ہو جاتا ہے۔

دوسرے نمبر پر محترم مولانا عبدالواحد صاحب فاضل مبلغ انڈونیشیا نے تقریر کی۔ جو بیالیس سال قبل قادیان سے فارغ التحصیل ہوکر انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کی سعادت پا رہے ہیں۔ اور وہاں ہی کے اصل باشندہ ہیں آپ نے انڈونیشیا کے تمام احمدی احباب کا سب دوستوں کو السلام علیکم پہنچایا اور بتایا کہ ہم کل سات افراد انڈونیشیا سے اس سال ربوہ کے سالانہ جلسہ پر آئے چھ افراد اس وقت قادیان پہنچے ہیں ایک دوست کے ویزہ میں کچھ غلطی ہو جانے کے سبب وہ پیچھے رہ گئے ہیں بعد میں وہ بھی آجائیں گے۔

محترم مولانا صاحب نے بتایا کہ ۱۹۳۲ء میں جب میں اپنے ملک میں تبلیغ اسلام کے لئے گیا۔ تو اس وقت وہاں پر چار مقامات میں احمدی جماعتیں تھیں۔ لیکن اب خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں ساٹھ جماعتیں ہیں۔ ہماری حکومت بہت اچھی ہے۔ وہ کسی کے عقائد میں مطلق دخل نہیں دیتی۔ حال ہی میں پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ اس سے ہمارے ایمان پہلے سے بہت بڑھ گئے۔ ان کی شاندار قربانیوں نے ہم لوگوں کو بہت متاثر کیا۔ اسی لئے ہم ان کو ملنے اور ان کو دیکھنے کے لئے ربوہ آئے ہیں۔ ہم نے اپنے ان بھائیوں کے چہروں سے خوشی اور مسرّت کا مشاہدہ کیا ہے۔ جو ایک مومن کی علامت ہے۔ ہم بھی ان کی طرح اسلام واحمدیت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں ہمارا پختہ ایمان اور یقین ہے کہ ساری دُنیا میں اسلام واحمدیت پھیلے گی اور تمام روکیں خود بخود دُور ہوتی چلی جائیں گی۔

تیسرے نمبر پر مکرم حاجی ابوبکر صاحب نے جو نائیجیریا سے آئے ہوئے تھے اپنی تقریر تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد شروع کی۔ محترم حاجی صاحب نے نائیجیریا کے احباب جماعت کا سب دوستوں کو السلام علیکم پہنچایا۔ اور واضح کیا کہ نائیجیریا میں احمدیت بڑی سُرعت سے پھیل رہی ہے میں ۱۹۶۷ء میں بھی یہاں آیا تھا اور اب پھر خدا تعالیٰ نے مجھے حاضر ہونے کی سعادت بخشی ہے۔ میں وہاں کی جماعت کا پریذیڈنٹ ہوں۔ نائیجیریا میں آٹھ کروڑ کی آبادی ہے۔ جن کے صدر جنرل گوون حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بہت معتقد ہیں اور باوجود خود عیسائی ہونے کے پادریوں کی بجائے حضور انور سے اپنے لئے دُعا کی درخواست کیا کرتے ہیں۔ اور برملا کہتے ہیں کہ حضور کی دُعائیں خدا کے حضور قبول ہوتی ہیں۔ اسی طرح نائیجیریا کے شہر کانو میں جہاں مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب احمدی کے تحت احمدیہ ہیلتھ سنٹر کام کر رہا ہے جنرل گوون صاحب اُن سے ہی اپنا علاج کراتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں اللہ تعالےٰ نے شفا رکھی ہے

چوتھے نمبر پر مارِیشس کے نوجوان مکرم منور احمد صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ ہم تین طالب علم مارِیشس سے آئے ہوئے ہیں۔ ہمیں ربوہ کے جلسہ میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ماریشس میں آٹھ لاکھ کی آبادی ہے۔ اور پانچ ہزار احمدی ہیں۔ چھ احمدیہ مساجد ہیں۔ ایک تعلیم الاسلام کالج ہے جس میں احمدی غیر احمدی اور ہندو اور چینی لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں کی لجنہ اماء اللہ بڑی ہی مستعد ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی بڑی فعّال ہے۔ ہر سال ایک ہفتہ کے لئے خدام کا تعلیمی کیمپ لگا کرتا ہے۔ جس میں سارا وقت دینی علوم اور عملی تربیت حاصل کرنے میں صرف ہوتا ہے ہماری مستورات باقاعدہ اسلامی پردہ کی پابندی کرتی ہیں۔ اور اس وجہ سے ہم لوگ دوسروں سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ جزیرہ مارِیشس کے کنارے پر ایک ایسی جگہ ہے جسے دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ سو اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ جزیرہ ماریشس میں پہنچ جانے سے ظاہری طور پر بھی پوری ہوگئی۔

موصوف نے اپنی تقریر اُردو میں کی اور غیر ملکی دوستوں کے لئے اسے انگریزی میں بھی بیان کیا۔

بعدہٗ وقت کی رعایت کے مطابق محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے واضح کیا کہ غانا سے بھی احمدی آئے ہیں۔ وہاں سب سے زیادہ جماعت کے افراد ہیں۔ خدا کے فضل سے ایک لاکھ احمدی غانا میں رہتے ہیں۔ جو وہاں کے اصل باشندے ہیں اور بڑے ہی مخلص اور اسلام واحمدیت کے فدائی ہیں۔ غانا کا ایک طالب علم حال ہی میں ربوہ سے قرآن کریم حفظ کر کے اپنے ملک میں گیا ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے ایک پُرلطف اور ایمان افروز بات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حالیہ شورش کے دنوں میں پاکستانی مولویوں کا ایک وفد غانا گیا تا وہاں کے مسلمانوں کو ورغلائے مگر وہاں سے اس وفد کو ناکام ونامراد لوٹنا پڑا۔ وہ لوگ بڑی پختگی سے احمدیت پر قائم ہیں اور احمدیت ہی کو اسلام کا عملی اور سچا نمونہ سمجھتے اور یقین کرتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے غانا میں احمدیہ جماعت کی طرف سے تعمیر کردہ مساجد۔ تعلیمی درسگاہوں اور ہیلتھ سنٹرز کی بھی مختصر تفصیل بیان کی اور بتایا کہ خدا کے فضل سے اس ملک میں احمدیت کو بہت زیادہ فروغ حاصل ہو رہا ہے۔

آخر میں محترم ڈاکٹر حامد اللہ صاحب آف لنڈن نے خطاب کیا۔ آپ بھی لنڈن سے ربوہ کے جلسہ سالانہ میں حاضر ہونے والے وفد میں شامل ہیں۔ آپ نے واضح کیا کہ پاکستان میں حالیہ مخالفت کے سبب ہمارے دل مجروح تھے اور بہت شوق تھا کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں کو یہاں آکر ملیں اور خاص طور پر اپنے محبوب امام کی ملاقات سے مشرّف ہوں۔

حقیقت میں حالیہ مخالفت نے جماعت کے ہر فرد کو ایمان میں بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔ اس سے جماعت کی تبلیغ کی نئی راہیں کھل گئی ہیں۔ بہت سے لوگ احمدیت کی تحقیق کرنے لگے ہیں اور بڑے شوق سے جماعت کا لٹریچر پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنے لگے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا آبائی وطن پاکستان کے صوبہ سرحد کا شہر پشاور ہے۔ اور آپ کے والد ماجد بھی وہاں کی رہائش رکھتے ہیں۔ اس لئے موصوف نے اپنے ذاتی علم کی بنا پر بتایا کہ خدا کے فضل سے حالیہ مخالفت کے بعد اب اس علاقہ میں لوگوں کو احمدیت کی طرف بہت زیادہ رغبت ہوری ہے۔ اور خاص طور پر کالج کے زیر تعلیم نوجوان تو اپنے مولویوں سے پورے طور پر بدظن ہوکر احمدیت کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ آپ نے ایک آفیسر کے داخل احمدیت ہونے کا واقعہ بیان کیا جو بڑے اصرار کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوئے۔

ربوہ کے جلسہ سالانہ کا تذکرہ کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ جلسہ کے دنوں میں جماعتی نظم وضبط بڑا ہی پُرلطف تھا۔ باوجود یہ کہ پولیس اور فوج کے نوجوان بھی موجود تھے۔ مگر انتظام کو برقرار رکھنے کے لئے ان کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ سب انتظام خدام ہی کر رہے تھے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ربوہ کے جلسہ سالانہ پر حضور انور نے ہی سب نعروں کو کنٹرول کیا تھا۔ حضور ہی نعرے لگاتے اور سب احباب پورے جوش سے یکزبان ہوکر نعرے بلند کرتے۔ جو بڑا ہی پُرلطف سماں پیدا کر دیتے تھے۔ جلسہ کے آخری روز دوسرے اجلاس میں جب حضور کی تقریر ہو رہی تھی تو تیز بارش ہونے لگی۔ لیکن تمام احباب اپنی اپنی جگہ پر پورے نظم وضبط کے ساتھ بیٹھے رہے۔ اس موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ میں اور آپ ایک ہی وجود ہیں۔ جس طرح جماعت خلیفہ سے الگ نہیں ہو سکتی اسی طرح خلیفہ کا وجود بھی جماعت ہی کا وجود ہے۔ اسی کے مطابق میں آپ لوگوں کے لئے دُعائیں کرتا ہوں

اس تقریری وتعارفی پروگرام کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے الفضل میں شائع شدہ ربوہ کے جلسہ سالانہ کے کوائف سنائے۔ (یہ کوائف بدر کی گزشتہ اور حالیہ

اشاعت میں دوسری جگہ درج کئے گئے ہیں۔) اس کے بعد الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے اجتماعی دُعا کی۔ اور بعد جلسہ تمام احباب اپنے غیر ملکی بھائیوں سے بغلگیر ہوتے رہے۔ اور محبت کے ساتھ ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے۔

مہمانوں کی واپسی

مورخہ ۲ جنوری صبح آٹھ بجے کی گاڑی آنے والے مہمانوں کی بڑی تعداد کے واپس جانے کا پروگرام تھا۔ چنانچہ صبح نماز کے بعد اور روانگی سے قبل اجتماعی دُعا کے ساتھ اُن سب بھائیوں کو بڑے ہی پُرلطف اور محبت و الفت کے ماحول میں الوداع کیا گیا۔ "واللہ خیر حافظاً"۔

قادیان تشریف لانے والے غیر ملکی مہمانوں کی اسم وار فہرست

جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کرنے کے بعد حسب ذیل احباب ۳۰ و ۳۱ دسمبر کو قادیان تشریف لائے:—

نمبر	نام	ملک	نمبر	نام	ملک
۱	جناب جان ولیم صاحب	امریکہ	۲۶	محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر صاحب	برطانیہ
۲	" ہاروے ہاول صاحب	"	۲۷	" حفیظہ بیگم صاحبہ	"
۳	" حبیب محمود شفیق صاحب	"	۲۸	" مریم صدیقہ صاحبہ	"
۴	" سید عبدالعزیز صاحب	"	۲۹	" نصیرہ بیگم صاحبہ	"
۵	محترمہ امۃ الحفیظ سید صاحبہ	"	۳۰	جناب ایوب احمد خاں صاحب	"
۶	عزیزہ امۃ الودود صاحبہ	"	۳۱	" شاہد احمد خاں صاحب	"
۷	جناب محمد صادق صاحب	"	۳۲	" چوہدری محمود جان صاحب	"
۸	" عبدالرحیم ظفر صاحب	"	۳۳	محترمہ آنسہ محمود صاحبہ	"
۹	محترمہ مریم رضیہ ظفر صاحبہ	"	۳۴	جناب صوفی مہانا صاحب	غانا
۱۰	جناب علی رضا صاحب	"	۳۵	" صوفی عبدو سیدو صاحب	"
۱۱	محترمہ نصیرہ صاحبہ	"	۳۶	" مناف خدروم صاحب	ماریشس
۱۲	" نسیمہ امین صاحبہ	"	۳۷	" منور اسلم زیاد علی صاحب	"
۱۳	" گلدار پیفینیا صاحبہ	"	۳۸	" نظام الدین لوڈن صاحب	"
۱۴	" حمیدہ چمبرز صاحبہ	"	۳۹	" جمن بخش صاحب	ہالینڈ
۱۵	جناب حسن حکیم صاحب	"	۴۰	" ویتبر روسل کارنیلس صاحب	"
۱۶	محترمہ عائشہ صاحبہ	"	۴۱	" شفیع راجا بثوہا صاحب	انڈونیشیا
۱۷	" عالیہ رشید صاحبہ	"	۴۲	" مولوی عبدالواحد صاحب فاضل سابق مبلغ	"
۱۸	جناب بلال عبدالسلام صاحب	"	۴۳	" خلیل احمد صاحب	"
۱۹	" احمد بشیر صاحب	"	۴۴	" ناصر محمود صاحب	"
۲۰	" عبدالسمیع خالق صاحب	"	۴۵	" عبدالرحیم غنی صاحب	"
۲۱	محترمہ فاطمہ احمد صاحبہ	"	۴۶	" مراہا ہناتی سوتن صاحب	"
۲۲	عزیزہ حنیفہ فاطمہ احمد صاحبہ	"	۴۷	" رادن احمد سر جانتا صاحب	"
۲۳	جناب الحاج باکرے ایڈو بگے صاحب	نائیجیریا	۴۸	" فقیر محمد صاحب (غیر احمدی)	ملیشیا
۲۴	" ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب	برطانیہ	۴۹	عزیز محمد حفیظ صاحب	جزائر فجی
۲۵	" ڈاکٹر حامد اللہ صاحب	"	۵۰	" سلیمان سیو یاں صاحب	یوگنڈا

(یہ دونوں دوست ۴ جنوری کو قادیان آئے)

پونچھ میں احمدی مبلغ کی تقاریر

گذشتہ دنوں حضرت بابا نانک جی مہاراج کے جنم دن پر خاکسار کو سنگھ سبھا پونچھ کے پریذیڈنٹ سردار موہن سنگھ صاحب کی طرف سے دعوت نامہ آیا کہ گوردوارہ سنگھ سبھا میں سکھ مسلم اتحاد پر لیکچر دیا جائے۔ جس پر خاکسار ۱۹ نومبر ۷۴ء کو عزیز منور احمد صاحب کالابن، عزیز نثار احمد صاحب بڈھانوں، عزیز داؤد احمد صاحب اور عزیز منیر احمد صاحب چارکوٹ کے ہمراہ وقت مقررہ پر پہنچا۔ اجتماع تقریباً پانچ ہزار پر مشتمل تھا۔ جس میں جناب حبیب اللہ صاحب وجاہت ڈپٹی کمشنر پونچھ نے بھی شرکت کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر تشہد و تعوذ سے شروع کی۔ اور مختلف واقعات سکھ اتحاس سے پیش کئے۔ اس جلسہ میں غیر احمدی علماء بھی شریک تھے۔ سب نے ہی خدا کے فضل سے خاکسار کی تقریر پسند کی اور کہا کہ پاکستان میں تو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے لیکن کلمہ شہادت کا اعلان یہی لوگ نڈر ہو کر کرتے ہیں۔

اس کے بعد پرانی پونچھ کے سکھ حضرات نے ۳ دسمبر کو اپنے گوردوارہ میں خاکسار کو تقریر کے لئے مدعو کیا۔ میرے ساتھ مسٹر سوفی ایم ایس سی۔ جو اچھے عہدے پر فائز ہیں گئے۔ رات نو بجے خاکسار کی تقریر شروع ہوئی جو پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ دوران تقریر خاکسار نے موجودہ لوگوں کی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ گرنتھ میں واضح طور پر آتا ہے کہ جب لوگ برائیوں میں حد سے بڑھ جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی اوتار، گورو مبعوث کرتا ہے۔ چنانچہ اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام، حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق عین وقت پر لوگوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے۔ آپ نے بتایا کہ دُنیا میں اُس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمام نبیوں کی عزت محفوظ نہیں ہو جاتی۔

ہر دو تقاریر خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج نکالے۔

(خاکسار - حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ پونچھ)

دُعائے مغفرت

افسوس! محترمہ ناظرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد رفیق صاحب سکریٹری مال مدراس ۳۰ دسمبر کی شب کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے کلکتہ میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے شوہر اور ایک بیٹے کے ہمراہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے آئی تھیں۔ یہیں مرض کا حملہ ہوا۔ طبی امداد سے افاقہ ہوا۔ چنانچہ مرحومہ نے جلسہ سالانہ پر خواتین کے ایک جلسہ کی صدارت بھی کی۔ جلسہ کے بعد مکرم محمد رفیق صاحب تو مدراس واپس چلے گئے۔ اور مرحومہ اپنے عزیزوں سے ملاقات کی غرض سے کلکتہ گئیں۔ وہیں مرض کا شدید حملہ اچانک ہوا۔ قبل اس کے کہ کوئی طبی امداد پہنچتی وفات پاگئیں۔ مکرم محمد رفیق صاحب کو فون پر مدراس اطلاع دی گئی۔ اور وہ بذریعہ ہوائی جہاز فوراً کلکتہ پہنچے۔ اور بڑی ہمت کر کے اپنی مرحومہ بیوی کا ۳۶ سالہ حقِ رفاقت یوں خوش اسلوبی سے ادا کیا کہ مرحومہ کی نعش کو بذریعہ ہوائی جہاز فوراً قادیان پہنچایا اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بوقت وفات عمر ۵۵ سال تھی۔

مرحومہ حضرت محمد یوسف خاں صاحب صحابی (برادر اکبر حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب) کی صاحبزادی تھیں۔ ۱۹۳۸ء میں مکرم محمد رفیق صاحب کی زوجیت میں آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد اور دُنیوی نعمتوں سے نوازا۔ چار بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑ کر راہیِ ملکِ عدم ہوئیں۔ دو بیٹوں اور ایک بیٹی کی شادی ہو چکی ہے۔ اور دو بیٹوں کی شادی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرم برادرم محمد رفیق صاحب اور دوسرے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

مرحومہ لجنہ اماء اللہ مدراس کی صدر تھیں اور وہاں کی خواتین اور بچیوں کی تربیت و تنظیم کا فریضہ عرصہ دراز تک خوش اسلوبی سے انجام دیتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

مرزا وسیم احمد قادیان

۲۔ قادیان ۶ صلح (جنوری) افسوس! کہ بیوہ ماسٹر قریشی حبیب احمد صاحب آف بریلی خوشدامن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان کل صبح قضاء الٰہی سے وفات پاگئیں۔ آج بعد نماز ظہر احاطہ مہمان خانہ میں الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور موصیہ ہونے کے سبب مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحومہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر بڑی ہمت کر کے قادیان آگئیں اور اسی جگہ اُن کا آخری وقت آن پہنچا۔ مرحومہ نے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جو سب کے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحومہ کی دو بیٹیاں قادیان کے دو درویشوں مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ریڈیو ڈیلر سے بیاہی ہوئی ہیں۔ اور بیٹا مکرم قریشی مسعود احمد صاحب بریلی میں سرکاری ملازمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ایڈیٹر

مکرم احمد سوریا جمی تانا صاحب انڈونیشیا کے اعزاز میں ایک جلسے کا انعقاد

زیر اہتمام سکریٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۳ر صلح بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک میں ایک جلسہ زیر صدارت مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قادیان منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد صدر مجلس نے مکرم احمد سوریا جمی تانا صاحب سابق بریگیڈیئر جنرل انڈونیشیا کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس سے قبل بھی کثیر تعداد میں غیر ملکی احمدی قادیان تشریف لائے تھے۔ ہر آنے والا مہمان ہمارے لئے باعث مسرت اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا ہے کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا ہوتا ہے۔ اور بزبان انگریزی معزز مہمان کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں محمد سوریا صاحب نے حاضرین کو اپنے ایمان افروز حالات انڈونیشین زبان میں سنائے جس کا ترجمہ مکرم عبد الواحد صاحب نے ساتھ ساتھ کیا۔ معزز مہمان نے بتایا کہ :-

میں تو کچھ حالات آپ کے سامنے رکھوں گا۔ وہ احمدیوں کے لئے باعث خوشی ہوں گے مجھے ۱۹۵۴ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میرے احمدیت قبول کرنے کا باعث ایک لڑکی ہوئی۔ جس نے مجھ سے شادی احمدیت قبول کرنے کی شرط پر کی جب میں نے شادی کی تو مجھے احمدیت کے بارے کچھ علم نہ تھا۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل میں نے ایک خواب دیکھی کہ ہمارے گھر کی چھت پھٹ گئی ہے۔ چھت میں رسی کے ساتھ کچھ کتابیں بندھی ہوئی ہیں۔ چنانچہ میں نے احمدیت کی تمام کتب کا مطالعہ کیا جن کا ترجمہ ہماری زبان یا انگریزی میں ہو چکا تھا۔ اس کے بعد میں نے اپنے گھر میں جلسے منعقد کرنے شروع کئے۔ جس میں احمدی اور غیر احمدی اپنے اپنے دلائل پیش کرتے تھے۔ میں ان دونوں کو موازنہ کرتا تھا۔ بالآخر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ احمدیت کے دلائل سچے ہیں۔ چنانچہ میں احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اور اپنے رشتہ داروں دوستوں میں تبلیغ شروع کر دی۔ اب تک میں امور خارجہ کا سیکرٹری تھا۔ اب نائب صدر کے جماعتی عہدہ پر فائز ہوں۔ امسال جلسہ سالانہ میں شرکت کا میرا کوئی ارادہ نہ تھا۔ میں اس مرتبہ حج بیت اللہ کے لئے جانا چاہتا تھا۔ حج کو جانے سے قبل میں دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حج کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے خواب دیکھی جس میں مجھے کہا گیا تھا کہ تمہاری دعا قبول ہو گئی مجھے اس سے ازحد خوشی ہوئی۔ امید ہے مجھے اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اسی طرح مجھے ایک اور خواب کے ذریعہ پتہ چلا کہ میں چالیس یوم کے بعد ربوہ پہنچ جاؤں گا۔ میں اس خواب سے تذبذب میں پڑ گیا کہ میں حج کے لئے جاؤں یا ربوہ جاؤں مگر میں نے پہلے حج کا ارادہ کیا تھا۔ اس لئے اس کے لئے تیاری شروع کی اور مکمل کر لی چنانچہ ۸ر دسمبر کو احمدیہ مسجد میں دعا کے بعد میں جکارتہ جانا چاہتا تھا۔ مگر اسی روز صبح کے وقت ایک احمدی دوست جو کہ ملایا تحصیل میں رہنے والے تھے مجھ سے ملے اور کہنے لگے کہ سعودی عرب کی حکومت نے حج کمیٹی کے ارکان کو یہ حکم دیا ہے کہ عازمین حج کی فہرست میں سے احمدیوں کے نام کاٹ دیئے جائیں۔ پہلے تو مجھے یقین نہ ہوا کہ سعودی حکومت نے ایسا قدم اٹھایا ہوگا۔ لیکن جب میں حج کمیٹی کے دفتر پہنچا تو واقعی ایسا اختتامی امر موجود تھا اس اطلاع کے بعد میں نے احمدی عہدیداران اور مبلغ صاحب سے مشورہ کیا کہ ایسی صورت حال میں مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ کیا میں اپنے آپ کو احمدی ظاہر کئے بغیر حج کو چلا جاؤں لیکن مجھے احمدی احباب نے اس سال حج نہ کرنے کا مشورہ دیا۔

میں نے وہاں ہی یہ نیت کی کہ میں اس سال جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کی غرض سے پاکستان جاؤں گا۔ اور بعض دیگر انڈونیشین احمدیوں کے اس سال جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے آیا۔ حضور ایدہ اللہ کی زیارت کی۔ باوجود اس کے کہ احمدی بھائی ایک المناک ابتلاء کے دور میں سے گزرے مگر میں نے اپنے ان احمدی بھائیوں کے چہرے پر مسکراہٹیں اور خوشی ہی دیکھیں۔ میں اس بات سے بہت متاثر ہوا۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت اور آپ کے نصائح میرے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنے آخری دن جلسہ میں میں نے عجیب نظارہ دیکھا بارش ہو رہی تھی۔ احباب شدید ٹھنڈ میں بڑے ہی اطمینان سے جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور اپنے محبوب امام کا خطاب سن رہے تھے۔ کسی کو بارش کی پرواہ نہیں تھی۔ یہ منظر میرے دل پر بہت اثر انداز ہوا۔

میں نے یہ بات بھی سنی تھی کہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کرنے والے احباب کو بہت سی تکالیف اور رکاوٹوں کا سامنا ہے ان کا ربوہ پہنچانے کے لئے بسوں اور ریل گاڑیوں کا اچھا انتظام نہ تھا۔ مگر ان ہزاروں مشکلات کے باوجود پہلے سے کہیں بڑھ کر احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔

اسی طرح میں نے ربوہ گیسٹ ہاؤس میں دیکھا کوئی آسٹریلیا سے آیا ہے کوئی ماریشس سے آیا ہے کوئی مشرق وسطیٰ سے آیا ہے کوئی ریاستہائے متحدہ امریکہ سے آیا ہے کوئی یوگوسلاویہ، سویڈن، ناروے ڈنمارک اور ہالینڈ سے آیا ہے۔ باوجود مختلف رنگوں اور علاقوں کے وہ اس طرح تھے جیسے ایک باپ کے بیٹے ہوتے ہیں کالے گورے کی کوئی تمیز نہ تھی اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ احمدیت کے ذریعہ تمام انسان ایک جگہ پر جمع ہو سکتے ہیں جلسہ سالانہ ربوہ کے بعد میں اپنے باقی غیر ملکی احباب کے ساتھ قادیان آنا چاہتا تھا۔ مگر ویزا میں غلطی کے باعث مجھے بارڈر سے واپس جانا پڑا چونکہ اس غلطی کی درستی کیلئے میں بارڈر سے لاہور گیا۔ اور لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی گیا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرے ویزا میں یہ غلطی عمداً چھوڑی گئی تھی۔ کیونکہ میں نے اپنے ملک سے آتے ہوئے کراچی میں حکومت کے افسران کو یہ بتایا تھا کہ میں ربوہ جا رہا ہوں۔ بعد میں احباب جماعت نے مجھے بتایا کہ ربوہ جانے والے احباب کو پاکستان میں تنگ و پریشان کیا جاتا ہے۔

میں بارڈر پر دوبارہ آیا۔ پاسپورٹ اور ویزا کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد جب ہندوستانی حدود میں داخل ہوا تھا تو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ میں اردو زبان نہیں جانتا ہوں قادیان کس طرح پہنچوں گا۔ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک درویش فضل الٰہی خان صاحب مجھے نظر آئے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ پر میری نظر پڑی ان دونوں کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں بذریعہ کار قادیان پہنچا قادیان پہنچ کر یہاں جو میرے ساتھ حسن سلوک ہوا اسے دیکھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ احمدیت میں سچی اخوت پائی جاتی ہے میں آپ بھائیوں کا سچے دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مجھے بہشتی مقبرہ، بیت الدعا، مسجد مبارک میں دعا کرنے کا موقع ملا۔ ان شعائر اللہ کی زیارت میرے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئی۔ آخر میں میں اپنے لئے اپنے اہل و عیال کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں نیز ساتھ ہی یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے قادیان آنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

آخری سہ ماہی

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ر اپریل ۱۹۷۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اور مالی سال کی نوماہی ۳۱ر جنوری ۱۹۷۵ء کو ختم ہو رہی ہے اور آخری سہ ماہی یکم فروری سے شروع ہو جائے گی۔

اس لئے نظارت ہذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران و مبلغین کرام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی دیگر مصروفیات سے وقت نکالتے ہوئے اس اہم کام کی طرف بھی خاص توجہ فرمائیں اور کمی بجٹ کو جلد از جلد پورا کریں۔

عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام ہر نادہندہ اور بقایا دار کے پاس پہنچیں اور اس مالی قربانی کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرمائیں تا ان کے دلوں میں بھی ایمانی جذبہ پیدا ہو اور بشاشت قلبی سے اپنی کوتاہیوں کا انسداد کر سکیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" جب اس پر عمل فرمائیں گے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے آپ پر کھل جائیں گے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا کے دین کے لئے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو آمین

(ناظر بیت المال (آمد) قادیان)

مضامین ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینیجر کے نام (مینیجر)

وصایا

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کریں۔　(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۸۰۲:

مَیں بی بی خدیجہ بنت سیدی کنجی احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔

غیر منقولہ جائیداد جو کہ ایک مکان اور اس کے ساتھ کا باغ ہے دوسرا ایک چھوٹا سا باغ ہے جس میں چند ناریل کے درخت ہیں ان تمام کی قیمت تقریباً ۵۰ ہزار روپیہ ہے

۲۔ منقولہ جائیداد کپڑے۔ طلائی اور بالیاں طلائی کی صورت میں ہے جن کی قیمت اس وقت اندازاً ۹ صد روپیہ ہے۔ میرے خاوند کے نام کوئی مہر باقی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری منقولہ جائیداد میں سے مجھے ۱۰۰۰/- روپے سالانہ آمد ہوتی ہے۔

میں اپنی غیر منقولہ جائیداد کے دسواں حصہ کی اور اپنی آمد کے دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری زندگی کے بعد میری اولاد یہ ساری رپورٹ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کرے گی۔ اس کے علاوہ بوقت وفات ثابت ہونے والی میری جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نوٹ: میرے خاوند کی کچھ جائیداد میرے نام امانتاً رجسٹرڈ ہے۔ اس وقت اس کو میں اپنی وصیت میں شامل نہیں کر سکتی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ بی بی خدیجہ　گواہ شد کاتب الحروف خاکسار کمال الدین

گواہ شد حاجی ضیاء الدین ولد خدیجہ پینگاڈی ۱۵

وصیت نمبر ۱۴۰۸۱ مَیں شہزہ بی بی زوجہ محمد علی شاہ صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسیر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا زر مہر خاوند مجھے کافی عرصہ پہلے ادا کر چکے ہیں جو ۵۰۰/- روپیہ تھا میں نے اس سے زمین خرید لی ہے۔ جس کا رقبہ ۲ ایکڑ ۱۱ کنٹھ ہے۔ اور اس کی قیمت ۱۰۰۰/- روپے ہے۔ اور چھ تولہ طلائی زیورات ۳۰۰۰/- روپیہ کے ہیں۔ یعنی ۴۰۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے اوپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ نشان انگوٹھا شہزہ بیگم　گواہ شد محمد علی شاہ احمدی خاوند موصیہ

گواہ شد۔ سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۸۲ مَیں کبریٰ بیگم زوجہ شیخ عبد العزیز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسیر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا زر مہر ۱۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ میرے پاس زیورات طلائی ایک تولہ قیمتی ۵۰۰/- روپے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ مرنے کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم: الامۃ کبریٰ بی بی

گواہ شد خاوند موصیہ شیخ عبد العزیز احمدی　گواہ شد ہارون رشید احمدی بھدرک ۲۷-۲-۷۴

وصیت نمبر ۱۴۰۸۳ مَیں سیدہ ام الرضیٰ زوجہ شیخ غلام مہدی صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت۔ پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسیر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

زر مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیورات طلائی (ہار ۳ بھری۔ کڑے ۱½ بھری گلے کی چک ۱ بھری۔ کان کا جھمکا ۱½ بھری میزان جس کی) ۷ بھری ہیں۔ جن کی قیمت ۲۸۰۰ روپے ہے۔ ان سب کی میزان ۳۸۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اگر زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ سیدہ ام الرضیٰ　گواہ شد خاوند موصیہ شیخ غلام مہدی ڈاکخانہ بھدرک ۲۷

گواہ شد سید غلام مہدی ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۸۴ مَیں زینب النساء زوجہ شیخ غلام مسیح صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسیر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

زر مہر ۵۰۰/- روپیہ ہے زیورات طلائی سات بھری ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

ہار ۳ بھری۔ کڑے ۳ بھری۔ کان کا جھمکا ۱ بھری جن کی قیمت ۲۸۰۰/- روپے اور زیورات نقرئی ۲۵ بھری قیمتی ۱۲۵/- روپے ہے ان سب کی میزان ۳۴۲۵/- روپے بنتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائیداد ہوگی تو اس کے اوپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ بوقت وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ۔ زینب النساء　گواہ شد شیخ غلام مسیح احمدی بھدرک ۲۷

گواہ شد شیخ غلام مہدی ۲۷

وصیت نمبر ۱۴۰۸۵ مَیں سیدہ ریحانہ بیگم زوجہ شیخ غلام ہادی صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسیر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا زر مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیورات طلائی ہار ۳ بھری۔ کڑے ۲ بھری۔ چین ۱ بھری ٹیکہ دبائی ۲ بھری جن کی میزان ۸ بھری ہے۔ اور قیمت ۳۲۰۰/- روپے ہے۔ ان سب کی میزان ۴۷۰۰/- روپے ہوتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ بوقت وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ ریحانہ بی بی۔ گواہ شد۔ سید غلام ہادی گواہ شد: سید غلام مہدی ناصر مبلغ ۲۷

اعلانات نکاح

★ عزیزہ ظہیر النساء بیگم بنت مکرم عبد القادر صاحب ساکن اٹگی کے نکاح کا اعلان مکرم خلیل احمد صاحب شیر معلم وقف جدید ساکن شاہ ٹھنڈا گوڑہ: ماہر احمد صاحب شیر ولد مکرم عبد الغنی صاحب شیر ساکن تماپور کے ساتھ ۵۰۱ روپے مہر کے عوض ۵ کو فرمایا۔ مورخہ ۱۹ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی مکرم عبد الستار صاحب نے اس موقعہ پر مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں اور مبلغ ۵/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے۔

★ عزیزہ حسینہ بیگم قریشی بنت مکرم احمد حسین صاحب قریشی ساکن تماپور کے نکاح کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۳ بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر مکرم محمد شفیق صاحب ولد عبد الرحمٰن صاحب ساکن تماپور کے ساتھ ۹۲۵/- روپیہ حق مہر کے عوض فرمایا اس موقعہ پر مکرم قریشی عبد الرؤف صاحب نے اپنی ہمشیرہ کے نکاح کی خوشی میں ۵/- روپے اعانت بدر میں اور مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے۔ احباب سے ہر دو نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان

عزیزم فریدالدّین عطّار کی اچانک وفات پر

از مکرم محمود احمد صاحب مُبشّر درویش قادیان

پچیس ۲۵ دسمبر کو تھی امسال قُربانی کی عید
اور اس دن کھیلتا پھرتا رہا ہم میں فرید

اُس کو اچانک دُوسرے دن حادثہ پیش آگیا
پھُول کھلنے بھی نہ پایا تھا کہ آہ مُرجھا گیا

چند بچّے شوق سے نکلے تھے گویا سیر کو
جا رہے تھے سائیکلوں پر غالباً وہ نہر کو

اِس طرف سے سائیکلوں پر تھے یہ بچّے جا رہے
اُس طرف سے تھے ٹریکٹر پر شرابی آ رہے

کیا بتاؤں حادثہ کیسے ہوُا کیونکر ہوُا
سڑک پر اِک پھُول کو پایا گیا مسلا ہوُا

آسماں یہ کہہ رہا تھا اَے فرید آ ہوش میں
اور زمیں یہ کہہ رہی تھی آ مری آغوش میں

کاش اُس دِن نہ فریدالدین جاتے نہر کو
بھُول جاتے قادیاں میں رہ کے اُس دِن سَیر کو

کاش آہستہ ٹریکٹر کو چلاتے سڑک پر
کاش بچے سائیکلوں پر ہی نہ جلتے سڑک پہ

رنگ لائیں گی ہماری سِسکیاں اُس لاش پر
کوَن ہے جس نے نہیں آنسو بہائے لاش پر

کر رہی تھی راستہ میں پر شہادت انتظار
سارے بچّوں میں سے اُس کو تھا فریدالدین پیار

یہ مُبشّر اور قُربانی کے ہی دِن تھے فرید
تیری قُربانی ہوئی ہے شامِلِ قُربانِ عید

اَے خدا پسماندگاں کو صبر و استقلال دے
ان کو نعم البدل دے اور پاک تر اَموال دے

(آمین)

قادیان میں احمدی خواتین کا ایک روزہ کامیاب جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ (۳)

سے تقریر کی۔ محترمہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ سچا عاشق ہی اصل حسن کو پہچان سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی جو مدح فرمائی ہے وہ ایک عجیب شان رکھتی ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا شعر ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پیش کرتے ہوئے حضورؑ کی سچی محبّت کا نقشہ کھینچ دیا۔ مقررہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی اس بات کو سامنے رکھا کہ آنحضرتؐ کے ذکر پر حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھیں چھلک اُٹھتی تھیں۔ آپؑ ان لوگوں سے بھی محبّت کرتے تھے جو آپؑ کے آقا سے محبّت کرتے تھے۔

بعد اس کے محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ بقاپوری نے "پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کی حالیہ مخالفت اور کچھ ایمان افروز واقعات" کے عنوان سے تقریر کی۔ موصوفہ نے پاکستان میں حالیہ فسادات کی وجوہات بتاتے ہوئے احمدیوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں ان کا مختصراً ذکر کیا۔ گوجرانوالہ، سرگودھا وغیرہ مقامات میں شہید ہونے والے احمدیوں کی شہادت کے دردناک واقعات سُناتے اسی طرح ایک بہادر خاتون کے حوصلہ کا ذکر کیا۔ جو محصورین کے لئے کھانا لے کر گئی تھی۔ اسی طرح ملک بھر میں جن مخلص احمدیوں نے مالی، جانی قربانیاں دے کر صبر و شکر کا شاندار نمونہ دکھایا اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کے لئے ہر قسم کی قُربانیاں ہنسی خوشی دیں اُن کے ایمان افروز واقعات ایسے انداز سے بیان کئے کہ سُننے والیوں کی آنکھیں اشکبار ہونے سے نہ رُکیں۔

بعد اس کے خاکسارہ نے "قبولیتِ دُعا اور اس کے شیریں پھل" کے عنوان سے تقریر کی۔ خاکسارہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے اسباب کا ایک سلسلہ جاری فرمایا ہے جس طرح پانی پیاس بجھاتا ہے، کھانے سے بھوک مٹتی ہے اسی طرح دُعا بھی حاجت روائی کے لئے ایک سبب ہے۔ ایک زبردست ہتھیار ہے جس سے انسان خدا تعالیٰ سے اپنی ہر ضرورت کو حاصل کرسکتا ہے۔ خاکسارہ نے حضرت زکریاؑ، حضرت ابراہیمؑ اور آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کے نتیجہ میں جو نتائج پیدا ہوئے اُن کا مختصراً ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت وجُود کا تفصیلی طور پر ذکر کیا جو حضرت مسیح موعودؑ کی چالیس روز کی شبانہ دُعاؤں کے نتیجہ میں سامنے آیا۔ بعد اس کے عصمت بیگم صاحبہ نے "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا" نظم ترنّم سے پڑھی۔ بعدہٗ

عزیزہ مبارکہ صاحبہ نے "حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات طبقۂ نسواں پر" کے عنوان سے تقریر کی۔ موصوفہ نے بتایا کہ اسلام کی رُو سے مسلمان عورتوں کو جو حقوق ملے تھے انہیں بھُلایا جا چکا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اُن کو پھر جاری فرمایا۔ انہیں جائدادوں کا وارث قرار دیا۔ عملی طور پر حضورؑ کی اپنی صاحبزادیاں جائداد کی وارث بنیں۔ حضورؑ نے عورتوں پر سختی کرنے سے منع کیا۔ اُن کے ساتھ ہمیشہ نرمی کا برتاؤ کرنے کی تاکید فرمائی۔ عورتوں کو علاوہ عربی فارسی کی مذہبی تعلیم کے رائج الوقت انگریزی اور دوسری تعلیم کی طرف توجّہ دلائی۔ عورتوں کی رضامندی نکاح کے لئے ضروری قرار دی۔ اس ضمن میں موصوفہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے علاوہ آپؑ کی سیرت کے اثر انگیز واقعات کے ذریعہ طبقۂ نسواں پر حضورؑ کے احسانات کا ذکر کیا۔

آخری تقریر عزیزہ بشریٰ صادقہ چیمہ کی تھی۔ عنوان تھا "طبقۂ نسواں پر آنحضرتؐ کے احسانات" عزیزہ نے اپنی تقریر میں آنحضرتؐ سے پہلے عورت کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے اس کی حالیہ حالت کو بیان کیا۔ مقررہ نے اپنی تقریر میں عورت کو بحیثیت بیٹی، بیوی اور ماں کے جو حقوق بتلائے ان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ الجنّۃ تحت اقدامِ اُمّھاتِکُمْ۔ آخر میں موصوفہ نے حضرت نواب مبارکہ صاحبہ کے چند اشعار "رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی" پڑھ کر اپنی تقریر کو ختم کیا۔

بعد اس کے دو چھوٹی چھوٹی بچّیوں کوثر اور لطیفہ نے نظم 'صراطِ مستقیم اور مقصدِ زندگی' بہت ہی پیاری آوازوں میں پڑھ کر سُنائی اور حاضرین کو خوب خوب محظوظ کیا۔

کارروائی کے اختتام پر چھوٹی بچیوں عزیزہ نبیرہ سلطانہ، مریم صدیقہ، راشدہ رحمٰن، بشریٰ ربّانی اور امۃ الحی نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کا مشہور نعتیہ کلام

'بدرگاہِ ذی شانِ خیر الانام'

پیش کیا۔

بعد دُعا جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ قادیان کی مستورات کے علاوہ اس دفعہ احمدی خواتین کثرت سے باہر سے آئی تھیں۔ نیز جماعت کے جلسہ سالانہ کے تینوں دن غیر مسلم خواتین بھی جلسہ میں شرکت کرتی رہیں اور بہت خاموشی سے پروگرام کو سماعت کرتی رہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اِس جلسہ سالانہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

اللّٰھمّ آمین ☆

ہفتۂ وقفِ جدید

۱۷ تا ۲۴ جنوری ۱۹۷۵ء

احبابِ کرام! وقفِ جدید کی اہمیت کے بارہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات اس اعلان کے آخر پر درج کئے جا رہے ہیں اس کی اہمیت خصوصاً طبقۂ نسواں اور نئی پود پر واضح کرنے کے لئے اور اس کام کو ترقی دینے کے لئے مورخہ ۱۷ صلح (جنوری) ۱۳۵۴ ہش ۱۹۷۵ء تا ۲۴ صلح (جنوری) ہفتہ وقفِ جدید منایا جائے گا۔ عہدیداران پر لازم ہے کہ اس ہفتہ میں

(۱) ہر مرد و زن اور بچہ خورد و کلاں کو اس تحریک میں شامل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اور ان سے وعدے لئے جائیں۔ تحریک کرنے کی خاطر حسبِ ضرورت ایک یا زیادہ جلسے منعقد کرنے کا انتظام فرماویں۔ مجالس وغیرہ کے الگ الگ یا اجتماعی جلسہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ امر ہر جماعت کے اپنے حالات پر منحصر ہے۔

(۲) مبلغینِ کرام و معلّمین وقفِ جدید، لجنات اماء اللہ اور مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ ناصرات الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ کا تعاون مہربانی کر کے عہدیداران حاصل فرماویں۔

(۳) جو احباب شامل ہیں ہر ایک کو اُن کا حساب بتایا جائے۔ تا جن کے ذمہ رقم قابلِ ادا ہو وہ ادا کر سکیں۔

(۴) بعد اختتام ہفتہ دفتر وقفِ جدید کو اپنی کارکردگی سے مطلع فرماویں۔ ایسی کارکردگی کے بارہ میں اخبار بدر میں اعلان کیا جائے گا تاکہ ایسے احباب اور جماعتوں کے نیک نمونہ سے دیگر احباب کے متأثر ہونے پر ان کو مزید ثواب ملے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"اس تحریک کے دو حصے تھے۔ ایک وقف اور ایک چندہ ...... ہر احمدی کوشش کرے کہ چھ روپے سالانہ یکمشت یا بارہ اقساط میں دیا کرے۔ اور ہماری جماعت میں ایک لاکھ آدمی ایسا پیدا ہو سکتا ہے۔" (۲) "جو وعدے وقفِ جدید کی آمد کے آ رہے ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ شاید چھ روپے سالانہ انتہائی حد ہے۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ اتنی بڑی سکیم کو چلانے کے لئے لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ جس کی توفیق بارہ روپے سالانہ کی ہو وہ بارہ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ جس کی توفیق پچاس روپے سالانہ کی ہو وہ پچاس روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو روپے شائع ہو چکا ہے اور چھ سو چھ سے سو گنا زیادہ ہے میرا ارادہ ہے کہ خدا مجھ کو توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ ۲۵ ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔"

(اخبار الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء)

(۳)۔ "پس ہمت سے آگے بڑھو۔ زیادہ سے زیادہ چندے لکھاؤ۔ اور جو لوگ آنریری سیکرٹری کے طور پر کام کر سکتے ہوں وہ اپنے آپ کو آنریری سیکرٹری بنالیں۔ اور شہر میں یا باہر جہاں کہیں جائیں وہاں احمدیوں سے مل کر زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہمارا چندہ جلدی سے جلدی بارہ لاکھ تک پہنچ جائے۔ اسی طرح نوجوانوں کو وقفِ زندگی کی تحریک کریں۔"

(الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۵۸ء)

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور بیش از بیش خدمات کی توفیق دے آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کے موقعہ پر

محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے قادیان کی طرف سے دعوتِ چائے

مورخہ ۲۶ دسمبر ۷۴ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے اختتام کے بعد دوسرے دن محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے قادیان نے بھارت کے مختلف علاقہ جات۔ بنگلہ دیش اور غیر ملکی قریباً دو صد مہمانان کو حسبِ سابق چائے کی دعوت پر مدعو کیا۔ قادیان کے متعدد معززین بھی اس دعوت میں شامل ہوئے۔ مقامی سکھ نیشنل کالج کے وسیع ہال میں اس دعوت کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر شری منوہر لال شرما پرنسپل کلاسوالا ہائر سیکنڈری سکول۔ سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ میونسپل کمشنر۔ شری رام پرکاش پربھاکر نے معزز مہمانان کا بڑے محبت بھرے الفاظ میں سواگت کیا۔ اور اپنی تقاریر میں ہمسایہ ملک میں احمدیوں کے ساتھ کئے جا رہے مظالم پر ہمدردی کا اظہار کیا۔ ان کے بعد سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے نے اپنی مؤثر اور مخلصانہ تقریر میں جماعتِ احمدیہ کے ساتھ تقسیم ملک سے پہلے کے تعلقات کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہوئے احمدیوں کے اعلیٰ اخلاق۔ مخلصانہ دوستی، محبت خاص طور پر قادیان میں مقیم احمدیوں کے ساتھ اپنے برادرانہ تعلقات کا بھی ذکر کیا۔ اور ہمسایہ ملک میں ہو رہے مظالم پر اظہارِ تشویش کرتے ہوئے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور باہر سے آنے والے دوستوں کو یقین دلایا کہ قادیان میں مقیم احمدی بھائی ہمارے بھی بھائی ہیں اور ہم ان کے دکھ درد۔ غمی خوشی میں برابر کے شریک ہیں۔ ہم ان احمدی بھائیوں کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ان بھائیوں نے اپنے اعلیٰ اخلاق، شہر نواحی اور علاقہ میں رہنے والے غیر مسلم بھائیوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات پیدا کر رکھے ہیں۔ باجوہ صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ جماعت پر جو مشکل وقت آیا ہے اور جس صبر و شکر کے ساتھ جماعت نے اپنی جان و مال کی قربانی دی ہے یہ قربانیاں جماعت کو بہت اونچے مقام پر لے جائیں گی۔ اور جماعت پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرے گی۔ یہ ہمارا یقین ہے۔ کیونکہ گذشتہ تاریخ سے ثابت ہے کہ ظلم کرنے والا مٹ جاتا ہے۔ اور مظلوم ترقی کرتا ہے۔ کیونکہ خدا مظلوم کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ دُنیا میں سچائی اور ایمانداری اور اعلیٰ اخلاق بھی ترقی کریں گے اور دنیا میں پھیلیں گے۔ آخر میں باجوہ صاحب نے معزز مہمانان کا دلی شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی طرف سے دی گئی دعوتِ چائے کو قبول کرتے ہوئے اس میں شرکت کی۔ محترم باجوہ صاحب کی تقریر کے بعد جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی نے محترم باجوہ صاحب، محترم شرما صاحب۔ محترم بھاٹیہ صاحب۔ محترم پربھاکر صاحب اور دوسرے غیر مسلم بھائیوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس طرح یہ تقریب بڑے خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم۔ اے فرماتے ہیں:۔

"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں کیا ہے اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ یعنی متقی وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔

اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمالِ صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو بیش از بیش مالی خدمات کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم قریشی عبد المجید صاحب نے نیا کاروبار شروع کرتے ہوئے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے کاروبار میں برکت کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب اپنے اس بھائی کے کاروبار کے لئے دُعا فرماویں۔

خاکسار قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان۔

(۲) خاکسار کے بڑے بھائی غلام نبی صاحب کی موٹر سائیکل ایک ٹرک سے ٹکرا گئی جس کی وجہ سے وہ سخت زخمی ہو کر داخلِ ہسپتال کر دیئے گئے ہیں تمام احباب جماعت و بزرگان اور درویشانِ قادیان سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔　خاکسار شیخ غلام ہادی چندن بازار بھدرک (اڑیسہ)

(۳) خاکسار نے امسال ہائی سکول منزگام کشمیر سے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ امتیازی کامیابی کے لئے احبابِ جماعت سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار: فرید احمد ڈار ابن سعید احمد صاحب ڈار۔ آسنور کولگام (کشمیر)